WED.27.May.2026
VOLUME:22 NO:126
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ
ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز بدھ 27 مئی 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 126
9 ذی الحجہ 1447ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات: 4

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔ اے۔ بی۔ ایڈ)

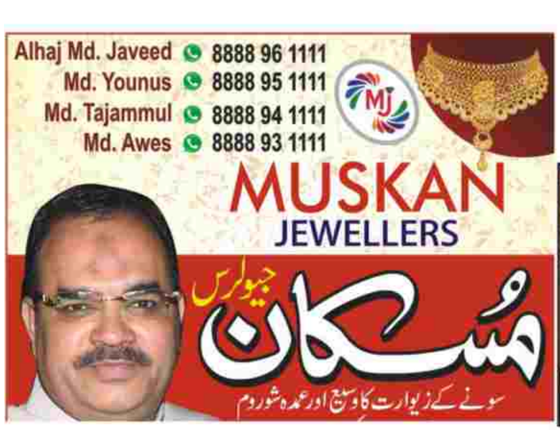

میدانِ عرفات میں حجاج کرام کی رقت انگیز دعاؤں کا منظر۔

خطبۂ حج: 'قیامت کا زلزلہ انتہائی شدید ہے، آخرت کی سب سے بڑی کامیابی توحید ہے'

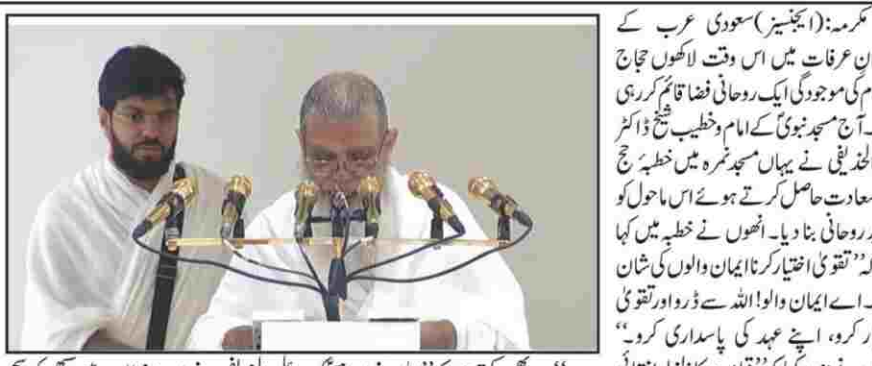

مکہ مکرمہ: (ایجنسیز) سعودی عرب کے میدانِ عرفات میں اس وقت لاکھوں حجاج کرام کی موجودگی ایک روحانی فضا قائم کررہی ہے۔ آج مسجد نبویؐ کے امام وخطیب شیخ ڈاکٹر علی الحذیفی نے یہاں مسجد نمرہ میں خطبۂ حج کی سعادت حاصل کرتے ہوئے اس ماحول کو مزید روحانی بنا دیا۔ انھوں نے خطبہ میں کہا ہے کہ ''تقویٰ اختیار کرنا ایمان والوں کی شان ہے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور تقویٰ اختیار کرو، اپنے عہد کی پاسداری کرو۔'' انھوں نے مزید کہا کہ ''قیامت کا زلزلہ انتہائی شدید ہے جبکہ آخرت کی سب سے بڑی کامیابی توحید ہے۔ جو لوگ شرک وکفر کرتے ہیں وہ ایسی چیزوں کو پکارتے ہیں جو کسی نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتے۔'' مسجد نمرہ میں لاکھوں حجاج کرام کے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے شیخ علی الحذیفی نے کہا کہ ''جو اللہ سے ڈرتا ہے، اُس کے لیے اللہ نے دوہری جنت رکھی ہے۔ اللہ صبر کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔'' وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ''اللہ نے ابراہیمؑ کو کہا حج کے لیے منادی کریں اور اللہ تعالیٰ دور دراز تک یہ آواز پہنچائیں گے۔ دور دراز سے لوگ حج کے لیے آئے ہیں تا کہ دنیا و آخرت میں وہ کامیاب ہوں۔ یہاں جھگڑا نہیں کرنا اور گناہ نہیں کرنا اور تمام چیزیں جن کا وعدہ اللہ نے کیا انھیں پورا کیا جائے۔ اور جو بھی شعائر اللہ کا احترام کرتا ہے یہ تقویٰ کی نشانی ہے۔'' خطبۂ حج کے دوران ڈاکٹر شیخ علی الحذیفی نے اپنے خطاب میں سچ بولنے کی تلقین کی اور غلط بیانی سے سخت منع کیا۔ انھوں نے کہا کہ ''ہمیشہ سچ بولیے اور غلط بیانی سے گریز کیجیے، بدعت اور غیبت سے دور رہیے، حجاج عرفات سے فارغ ہونے کے بعد منیٰ تشریف لے جائیں گے، حجاج کرام مناسک بہترین انداز میں ادا کریں۔'' انھوں نے یہ بھی تلقین کی کہ ''حجاج کرام ہر لمحہ مغفرت کی دعا کرتے رہیں، اللہ تعالیٰ کے ذکر اور عبادات میں مصروف رہیں، نماز قائم کریں، اللہ تعالیٰ ہی دعائیں قبول کرنے والا ہے۔''

شیخ علی الحذیفی نے خطبۂ حج میں دنیا کے مختلف ممالک سے عرفات میں جمع ہوئے لوگوں پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ''دنیا بھر سے مختلف رنگوں کے لوگ یہاں آئے ہیں، جو اللہ کی طرف سے ایک بڑا مظہر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں میں حاجیوں پر فخر کررہا ہے جو آج جمع ہوئے اور عبادات کیں۔'' انھوں نے حجاج کرام سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ ''عازمین حج یہاں عرفات میں قیام کریں گے پھر اگلے دن مزدلفہ جائیں گے جس کے بعد عازمین حج منیٰ میں تشریف لے کر جائیں گے، اور منیٰ میں کثرت سے اللہ کا ذکر کرنا ہے۔ آپ یہاں منیٰ میں رہتے ہوئے 11، 12 کی راتیں گزاریں گے اور اپنے گھروں کو لوٹنے سے پہلے طواف کریں گے۔'' آخر میں انھوں نے دعا کی کہ ''یا اللہ! تمام عازمین کو بہ حفاظت اور سلامتی کے ساتھ واپس اپنے گھروں کو لوٹا اور ان کے دلوں میں حق کو جمع کردے اور ان کے حج کے تمام مناسک کو قبول فرما۔''

کیرلم کے نومنتخب وزیر اعلیٰ وی ڈی ستیسن کی وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات

نئی دہلی: کیرلم کے نومنتخب وزیر اعلیٰ وی ڈی ستیسن نے منگل (26 مئی) کو وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ اپنی پہلی آفیشیل میٹنگ کی۔ اس میٹنگ کے دوران ستیسن نے وزیر اعظم کو 'کتھاکلی' رقاص کا لکڑی کا ایک مجسمہ پیش کیا جو کیرلم کے شاندار ثقافتی ورثے کی علامت ہے۔ یہ میٹنگ کانگریس کی قیادت والی یونائٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ (یو ڈی ایف) کے 10 سال بعد کیرلم میں دوبارہ اقتدار میں لوٹنے کے کچھ ہی دنوں بعد ہوئی ہے۔ وی ڈی ستیسن نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر وزیر اعظم مودی سے ملاقات کی تصاویر پوسٹ کیں۔ انہوں نے لکھا کہ ''آج صبح وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات ہوئی اور کیرلم سے متعلق مختلف امور پر تبادلۂ خیال کیا۔

نیٹ امتحان معاملہ: سپریم کورٹ نے سی بی آئی، این ٹی اے اور مرکزی حکومت کو نوٹس جاری کر مانگا جواب

نئی دہلی: نیٹ-یو جی 2026 امتحان کے متعلق داخل عرضی پر آج سپریم کورٹ میں سماعت ہوئی۔ فیڈریشن آف آل انڈیا میڈیکل ایسوسی ایشن (ایف اے آئی ایم اے) اور یونائٹڈ ڈاکٹرس فرنٹ کی عرضی پر سپریم کورٹ نے مرکزی حکومت، این ٹی اے اور سی بی آئی کو نوٹس جاری کر جواب مانگا ہے۔ ان عرضیوں میں نیٹ کے دوبارہ امتحان کے عمل کو عدالتی نگرانی میں کرائے جانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس معاملے کی اگلی سماعت 29 مئی کو ہوگی۔ عرضی میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ نیٹ-یو جی 2026 دوبارہ کرانے کے پورے عمل کی نگرانی کے لیے ایک 'ہائی پاورڈ کمیٹی' تشکیل دی جائے، جس کی صدارت سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ جج کریں۔ اس کمیٹی میں ایک سائبر سیکورٹی ماہر اور ایک فارنسک سائنسداں کو بھی شامل کیے جانے کا مطالبہ ہے۔ عرضی میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ جب تک نیا آزاد امتحانی ادارہ (این ای آئی سی) باقاعدہ طور پر قائم نہیں ہو جاتا، تب تک اسی عدالتی کمیٹی کی نگرانی میں نیٹ-یو جی 2026 کا دوبارہ امتحان کرایا جائے۔ عرضی میں نیٹ کے سنٹر وائز ریزلٹ عام کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے، تاکہ کسی بھی غیر معمولی پیٹرن یا بے ضابطگی کا شفاف طریقے سے پتہ لگایا جا سکے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ یہ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) نے سبق نہیں سیکھا۔ سپریم کورٹ کا پہلے بھی فیصلہ آ چکا ہے۔ کمیشن نے سفارشات پیش کی تھیں اور ان کو تسلیم بھی کر لیا گیا، لیکن پھر بھی ایسا ہو رہا ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ ہم این ٹی اے کو مانیٹرنگ کمیٹی کی سفارشات کے حوالے سے اسٹیٹس بتاتے ہوئے ایک حلف نامہ داخل کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ عدالت کا کہنا ہے کہ مانیٹرنگ کمیٹی کے چیئرمین کے رادھا کرشنن بھی ہائی پاور کمیٹی کی ہدایات پر عمل درآمد کرنے کے لیے اٹھائے گئے اقدامات پر حلف نامہ داخل کریں۔ قابل ذکر ہے کہ نیٹ کا امتحان 3 مئی کو ملک بھر میں گریجویٹ میڈیکل کورسز میں داخلے کے لیے منعقد کیا گیا تھا۔ حالانکہ بعد میں یہ امتحان اس وقت منسوخ کر دیا گیا جب ایسی خبریں سامنے آئیں کہ کچھ افراد نے مبینہ طور پر امتحان سے پہلے ہی سوالیہ پرچہ حاصل کر لیا تھا اور اسے پیسوں کے عوض امیدواروں میں تقسیم کر دیا تھا۔ تحقیقاتی ایجنسیوں نے اب تک اس معاملے میں 11 لوگوں کو گرفتار کیا ہے۔ اس کیس کی تحقیقات سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) کر رہی ہے۔

عیدالاضحیٰ پر بڑے جانوروں کے ذبیحے پر پابندیاں: 'قربانی نہ ہونے سے مسلمانوں کا اتنا نقصان نہیں جتنا کہ ہندو بھائیوں کا ہے'

کولکتہ: (ایجنسیز) 'ہم زہر کھانے کے لیے تیار ہیں۔ اگر ہماری گائیں نہیں بکیں تو ہمارے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں بچے گا۔ ہم غریب لوگ ہیں اور دن میں صرف چار سو روپے کماتے ہیں۔ ہمیں صرف گائے پالنا ہی آتا ہے۔ ہم سپریم کورٹ اور وزیر اعظم سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ہمیں بچا لیں۔' یہ کہنا ہے مغربی بنگال کے دارالحکومت کولکتہ کے نواح کے ایک گاؤں میں رہنے والے 66 سالہ گھوش بابو کا جو کہ ایک کھیت میں مزدوری کرتے ہیں۔ اسی گاؤں کی سنگیتا گھوش کہتی ہیں کہ 'میں ایک بھی گائے نہیں بیچ سکی۔ میرے پاس پانچ گائیں ہیں جن میں سے صرف دو تھوڑا بہت دودھ دیتی ہیں۔ ہر گائے کی قیمت تقریباً دو لاکھ روپے ہے۔ مجھے انھیں چارہ دینا ہی پڑتا ہے لیکن بدلے میں مجھے کچھ نہیں ملتا۔ گذشتہ برسوں میں ہم اپنی گائیں بیچ دیا کرتے تھے لیکن اس مرتبہ کوئی خریدار نہیں ہے۔ لوگ خالی ہاتھ لوٹ رہے ہیں۔' گھوش بابو اور سنگیتا گھوش کی طرح ریاست کے دوسرے علاقوں میں بھی گائیں پال کر بیچنے والوں کو خریدار نہیں مل رہے ہیں۔ وہ اس لیے کہ اس بار ریاست کے مسلمان قربانی کے لیے گائے خریدنے سے گریز کر رہے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ بیچنے والوں میں سے ایک بڑی تعداد کا تعلق ہندو مذہب سے ہے۔ کنہائی گھوش نامی ایک تاجر کا کہنا ہے کہ گائے پالنے اور بیچنے کا کام 'زیادہ تر ہندو ہی کرتے ہیں۔ ہم قربانی کے لیے انھیں مسلمانوں کو بیچتے ہیں۔ اگر وہ ہی نہیں خریدیں گے تو ہم ان کا کیا کریں گے؟' انھوں نے بی بی سی کو بتایا کہ حکومت نے جو پابندیاں عائد کی ہیں وہ 'ٹھیک نہیں ہیں۔' 'اگر ہم اپنی گایوں کو بیچ نہیں پائے تو ہمیں بہت نقصان ہوگا۔ میرے پاس 40 گائیں ہیں، جنھیں بیچنے پر مجھے کم سے کم چالیس لاکھ روپے ملتے۔ ہم نے قرض لے رکھا ہے اور گائیں بیچ کر ہی ہم یہ قرض ادا کرتے۔ باقی جو پیسے بچتے، ان سے ہم اور بچھڑے خریدتے۔ اب میں اپنا کاروبار کیسے چلاؤں؟' دراصل ریاست میں اقتدار میں آنے کے فوراً بعد نریندر مودی کی سیاسی جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی قیادت والی حکومت نے ایک عوامی نوٹس جاری کیا جس کے ذریعے اس نے 1950 کے ایک قانون اور 2018 کے کولکتہ ہائی کورٹ کے ایک حکم کو سختی سے نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ 13 مئی کو جاری اس حکم کے بعد بنگال میں 14 سال سے کم عمر کے جانوروں کے ذبح کرنے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ ساتھ ہی ذبح کرنے کے لیے ویٹرنری سرٹیفکیٹ حاصل کرنا بھی لازم قرار دے دیا گیا ہے۔ حکم نامے کے مطابق 'کوئی بھی شخص کسی بھی جانور (جس میں بیل، گائے، بچھڑے، بھینس کے بچھڑے اور نیوٹرڈ بھینسیں شامل ہیں) کو تب تک ذبح نہیں کرے گا جب تک کہ اس نے اس کے متعلق ایک سرٹیفکیٹ حاصل نہ کیا ہو کہ وہ جانور ذبح کے لیے موزوں ہے۔'

امریکی فوج کا جنوبی ایران پر حملہ

واشنگٹن، 26 مئی۔ امریکی فوج نے جنوبی ایران پر فضائی حملہ کر دیا ہے، اس کی تصدیق ترجمان سینٹ کام نے کر دی۔ ایران اور امریکہ کے درمیان جاری کشیدہ جنگ بندی اور سفارتی مذاکرات کے دوران پیر کی شب خلیج فارس کے قریب ایرانی شہر بندر عباس اور آبنائے ہرمز کے اطراف بمباری کی اطلاعات سامنے آئی ہیں، جس نے خطے میں ایک بار پھر تشویش کی لہر دوڑا دی ہے۔

آسارام کو پھر ملی راحت، عبوری ضمانت میں 7 جولائی تک توسیع

جودھپور: (ایجنسیز) راجستھان ہائی کورٹ کی جودھ پور بنچ نے جنسی استحصال کے معاملے میں تاحیات قید کی سزا کاٹ رہے آسام کو بڑی راحت دی ہے۔ کارگزار چیف جسٹس سنجیو پرکاش شرما اور جسٹس یوگیندر کمار پروہت کی ڈویژن بنچ نے میڈیکل گراؤنڈ پر ملی عبوری ضمانت کی مدت کو 7 جولائی تک بڑھا دیا ہے۔ عدالت نے واضح کیا ہے کہ یہ راحت 7 جولائی یا آسارام کی سزا ملتوی معاملے میں محفوظ رکھے گئے فیصلہ کے آنے تک (جو بھی پہلے ہو) اثر انداز رہے گی۔ آج ہی آسیام کی عبوری ضمانت کی پچھلی میعاد ختم ہو رہی تھی۔ دراصل اگست 2013 میں جودھ پور واقع آشرم میں ایک نابالغ طالبہ کے ساتھ جنسی استحصال کے الزام میں آسارام کو گرفتار کیا گیا تھا۔ طویل سماعت کے بعد جودھ پور کی خصوصی پاکسو کورٹ نے 25 اپریل 2018 کو انھیں قصوروار قرار دیتے ہوئے تاحیات قید کی سزا سنائی تھی۔ اس کے علاوہ جنوری 2023 میں گجرات کے گاندھی نگر آشرم میں ایک خاتون مرید کے ساتھ عصمت دری کے معاملے میں بھی آسارام کو تاحیات قید کی سزا مل چکی ہے۔ 86 سالہ آسارام بڑھتی عمر اور بیماریوں کے سبب لگاتار ضمانت کی کوشش کر رہے تھے۔ قبل میں سپریم کورٹ کی ہدایت پر ہائی کورٹ نے میڈیکل گراؤنڈ پر عبوری ضمانت دی تھی، جس کی مدت کو عدالت کے ذریعہ وقتاً فوقتاً بڑھایا جاتا رہا ہے۔ آج سماعت کے دوران آسارام کی جانب سے سینئر ایڈووکیٹ دیودت کامت ویڈیو کانفرنسنگ سے جڑے، جبکہ ایڈووکیٹ نشانت بوڑا، ایڈووکیٹ یشپال سنگھ راج پروہت کورٹ میں موجود رہے۔ انھوں نے عدالت میں اپنی بات رکھتے ہوئے کہا کہ 86 سالہ آسارام کا علاج ابھی پورا نہیں ہوا ہے اور مستقل طبی دیکھ ریکھ کی ضرورت ہے۔ انھوں نے عدالت کو یہ بھی بتایا کہ آسارام کی سزا کے خلاف داخل اہم اپیل (سزا ملتوی کرنے کی) پر سماعت 20 اپریل کو ہی مکمل ہو چکی ہے اور ہائی کورٹ اس پر اپنا فیصلہ محفوظ رکھ چکا ہے۔ ایسے میں جب تک حتمی فیصلہ نہیں آ جاتا، تب تک طبی بنیاد پر دی گئی عبوری ضمانت کو جاری رکھنا منصفانہ فیصلہ ہے۔

دہشت گردی الزامات کیس: مولانا عبدالرحمن کٹکی 10 برس بعد بری، جمعیۃ علماء ہند نے فیصلے کو انصاف کی جیت قرار دیا

ممبئی: (ایجنسیز) ممنوعہ دہشت گرد تنظیم القاعدہ سے تعلقات کے الزام میں تقریباً ایک دہائی قبل گرفتار کیے گئے معروف عالم دین مولانا عبدالرحمن کٹکی کو خصوصی سیشن عدالت نے تمام الزامات سے بری کر دیا۔ اس فیصلے کے بعد جمعیۃ علماء ہند نے اسے انصاف کی جیت قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ بے گناہ افراد کی زندگی تباہ کرنے والوں کے خلاف بھی کارروائی ہونی چاہیے۔ مولانا عبد الرحمن کٹکی کے خلاف دہلی، جمشید پور اور کٹک میں الگ الگ مقدمات درج کیے گئے تھے۔ ان پر دہشت گرد تنظیم سے تعلق رکھنے کا الزام تھا۔ مقدمے کی سماعت کے دوران جمعیۃ علماء مہاراشٹر قانونی امداد کمیٹی نے سیشن عدالت سے لے کر سپریم کورٹ آف انڈیا تک ان کی قانونی پیروی کی۔ گزشتہ ماہ سپریم کورٹ آف انڈیا نے مولانا عبدالرحمن کٹکی کی ضمانت عرضداشت پر سماعت کرتے ہوئے سیشن عدالت کو دو ماہ کے اندر مقدمے کی کارروائی مکمل کرنے کی ہدایت دی تھی۔ اس کے بعد سماعت میں تیزی آئی، تفتیشی افسران اور دیگر گواہوں کے بیانات مکمل کیے گئے اور فریقین کے دلائل سننے کے بعد عدالت نے فیصلہ محفوظ کر لیا تھا، جسے اب جاری کر دیا گیا۔ جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے سپریم کورٹ میں مقدمے کی پیروی سینئر ایڈوکیٹ نتیا راما کرشنن نے کی۔ دوران سماعت عدالت کو بتایا گیا تھا کہ استغاثہ کے کئی گواہ اپنے سابقہ بیانات سے منحرف ہو چکے ہیں۔ اس کے باوجود ملزم کو برسوں تک جیل میں رہنا پڑا۔ قانونی امداد کمیٹی نے ان کی رہائی کے لیے مختلف عدالتوں میں متعدد درخواستیں دائر کیں لیکن سنگین الزامات کی بنیاد پر ضمانت نہیں مل سکی تھی۔ جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے عدالتی فیصلے پر ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ اس معاملے نے ایک بار پھر ثابت کیا کہ بے بنیاد الزامات کے نتیجے میں کئی افراد کی زندگیاں متاثر ہوتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مولانا عبدالرحمن کٹکی کے اہل خانہ نے دس برس امید اور بے یقینی کے درمیان گزارے اور اتنے طویل انتظار کے بعد انصاف ملا۔ مولانا ارشد مدنی نے تفتیشی اداروں اور قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کی جواب دہی طے کرنے کا مطالبہ بھی دہرایا۔ انہوں نے کہا کہ جب تک بے گناہوں کو نقصان پہنچانے والوں کے خلاف کارروائی نہیں ہوگی، انصاف مکمل نہیں ہوگا۔ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حلیم اللہ قاسمی نے بھی فیصلے پر اطمینان ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ایک طویل قانونی جدوجہد کے بعد مولانا عبدالرحمن کٹکی کی رہائی کا راستہ صاف ہوا ہے اور یہ انصاف کے لیے مسلسل قانونی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

عیدالاضحیٰ پر قربانی کے جانوروں کی گاڑیوں کو روکنے کا معاملہ عارف نسیم خان کی ڈی جی پی سے ملاقات

ممبئی، مئی (ایجنسیز): عیدالاضحیٰ کی آمد کے ساتھ ہی مہاراشٹر کے مختلف علاقوں میں قربانی کے جانوروں کو لے جانے والی گاڑیوں کو مبینہ طور پر روکنے، تاجروں اور ڈرائیوروں کو ہراساں کرنے اور غیر قانونی طور پر جانور ضبط کیے جانے کے واقعات میں اضافہ ہونے لگا ہے، جس پر شدید تشویش ظاہر کرتے ہوئے کانگریس کے سینئر لیڈر اور سابق وزیر عارف نسیم خان نے ایک اعلیٰ سطحی وفد کے ہمراہ مہاراشٹر کے ڈائریکٹر جنرل آف پولیس شیوانند داتے سے ملاقات کی اور فوری سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ عارف نسیم خان نے ڈی جی پی کو پیش کیے گئے تفصیلی میمورنڈم میں الزام عائد کیا کہ بجرنگ دل، وشو ہندو پریشد اور بی جے پی سے منسلک بعض عناصر عیدالاضحیٰ کے پیش نظر ریاست کے مختلف علاقوں میں قربانی کے جانوروں کی نقل و حمل کو منظم انداز میں نشانہ بنا رہے ہیں۔ میمورنڈم میں مراٹھواڑہ، ودربھ، میرا روڈ، پالگھر اور بھیونڈی سمیت کئی علاقوں میں پیش آنے والے واقعات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا کہ گاڑیوں کو زبردستی روکا جا رہا ہے، ڈرائیوروں اور تاجروں کو ہراساں کیا جا رہا ہے اور بعض مقامات پر جانوروں کو زبردستی پشو شالاؤں میں بھیجا جا رہا ہے۔ اس وفد میں ممبئی کانگریس کے ترجمان نظام الدین راعین، بھرت سنگھ اور جمعیت علمائے مہاراشٹر کے صدر سراج خان بھی شامل تھے۔ ملاقات کے دوران ایک متاثرہ گاڑی مالک کو بھی ڈی جی پی کے سامنے پیش کیا گیا، جس نے اپنی آپ بیتی بیان کرتے ہوئے کہا کہ سڑکوں پر انہیں روک کر نہ صرف ذہنی اذیت دی جا رہی ہے بلکہ مالی نقصان پہنچانے کی بھی کوشش کی جا رہی ہے۔ ڈی جی پی سے ملاقات کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے عارف نسیم خان نے کہا کہ عیدالاضحیٰ مسلمانوں کا ایک اہم مذہبی تہوار ہے، جو حضرت ابراہیمؑ کی عظیم قربانی کی یاد میں منایا جاتا ہے اور جس کا بنیادی پیغام ایثار، انسانیت، بھائی چارہ اور ضرورت مندوں کی مدد ہے۔ انہوں نے کہا کہ قربانی کا عمل مکمل طور پر آئینی اور قانونی دائرے میں انجام دیا جاتا ہے، اس کے باوجود بعض فرقہ پرست عناصر ماحول خراب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نسیم خان نے کہا کہ ہر سال عیدالاضحیٰ سے قبل مخصوص تنظیمیں سرگرم ہو جاتی ہیں اور قربانی کے جانوروں کو لے جانے والی گاڑیوں کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کئی مقامات پر ڈرائیوروں سے بدسلوکی، بھتہ خوری اور غیر قانونی دباؤ ڈالنے جیسے واقعات پیش آ رہے ہیں، جبکہ بعض معاملات میں پولیس کی موجودگی کے باوجود شر پسند عناصر کھلے عام قانون ہاتھ میں لیتے دکھائی دیتے ہیں۔ انہوں نے ریاستی اور مرکزی حکومت کو بھی شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ مہنگائی، بے روزگاری اور دیگر بنیادی مسائل سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لیے فرقہ وارانہ ماحول پیدا کیا جا رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت عوام کو روٹی، کپڑا اور مکان دینے کے بجائے مذہبی معاملات میں الجھا کر معاشرے میں نفرت پھیلانے کی کوشش کر رہی ہے۔ ذرائع کے مطابق وفد کی بات غور سے سننے کے بعد ڈی جی پی شیوانند داتے نے متعلقہ پولیس افسران کو فوری ہدایات جاری کرتے ہوئے واضح کیا کہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ عیدالاضحیٰ کے دوران قربانی کے جانوروں کی نقل و حمل کو مکمل تحفظ فراہم کیا جائے گا اور کسی بھی شر پسند یا غیر قانونی حرکت کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔

آم کھانے والوں کے لیے بری خبر!

دیوگڑھ: اس سال مہاراشٹر کے مشہور الفانسو آم کی تقریباً 90 فیصد فصل موسم کی نذر ہو گئی ہے۔ ال نینو کے سبب شدید گرمی اور بے موسم درجہ حرارت نے آم کے باغات کو ویران کر دیا ہے۔ وہیں عالمی سطح پر جاری کشیدگی نے برآمدات کی بھی کمر توڑ دی ہے جس کا براہ راست اثر عام کسانوں سے لے کر عام آدمی کی جیب اور ذائقے پر پڑ رہا ہے۔ مہاراشٹر کے ساحلی علاقوں، خاص طور پر دیوگڑھ کو الفانسو کا مرکز مانا جاتا ہے لیکن اس بار قدرت نے کچھ اور ہی فیصلہ کر رکھا ہے۔ دسمبر اور جنوری کے دوران دن رات کے درجہ حرارت میں آئے غیر معمولی فرق نے آم کے درختوں پر بور (پھول) ہی نہیں پروان چڑھنے دیئے۔ رہی سہی کسر اپریل اور مئی کی شدید گرمی نے پوری کر دی۔ زرعی افسر باپو صاحب مانک راؤ لامبڑے کے مطابق ال نینو کے اثر کی وجہ سے دیوگڑھ میں 85 سے 90 فیصد تک فصل تباہ ہو چکی ہے۔ 'اکنامکس ٹائمس' کی ایک رپورٹ کے مطابق اس تباہی کا بڑا خمیازہ مقامی کسانوں کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔ دیوگڑھ کی 26 سالہ باغبانی ماہر کومل واکلے کا خاندان بھی اسی بحران سے پریشان ہے۔ ان کے 3 ایکڑ کے باغ میں اس سال نہ کے برابر آم ہوئے ہیں۔ آن لائن گراسری کمپنیوں کے بڑے آرڈر پورے کرنے اور والد کے کاروبار کو بچانے کے لئے انہیں اب مجبوری میں دوسرے بڑے فارمس سے آم خریدنے پڑ رہے ہیں تا کہ کسٹمر نہ ٹوٹیں۔ واضح رہے کہ ہندوستان دنیا کا سب سے بڑا آم پیدا کرنے والا ملک ہے۔ ریسرچ ایجنسی کرسل کے اعداد وشمار کے مطابق 25-2024 میں ملک بھر میں مجموعی طور پر 2.8 کروڑ میٹرک ٹن آم کی پیداوار ہوئی تھی۔ گزشتہ سال ہندوستان کا مجموعی آم بازار 3.2 ارب ڈالر کا تھا جس کے 2031 تک 4.3 ارب ڈالر پہنچنے کا اندازہ ہے۔

पाहिजेत

नॅशनल एज्युकेशन सोसायटीद्वारा संचलीत, नॅशनल औद्योगिक प्रशिक्षण संस्था, मालटेकडी रोड, देगलुर नाका, नांदेड या संस्थेत खालील जागा कायम विनाअनुदान तत्वावर भरणे आहेत. ईच्छुक उमेदवारांनी जाहीरात प्रसिध्द झाल्यापासुन 7 दिवसाच्या आत आपला अर्ज शैक्षणिक कागदपत्राच्या झेरॉक्स प्रतीसह कार्यालयीन वेळेत वरील संस्थेत सादर करावा. मुलाखतीचा दिनांक व वेळ नंतर कळविण्यात येईल. मुलाखतीसाठी स्वखर्चाने यावे लागेल.

अ.क्र.	पदाचे नाव	उपलब्ध जागा	शैक्षणीक पात्रता	शेरा
1	प्राचार्य	01	DEE, BE Electrical or DME, BE Mechanical	दोन्ही पदासाठी सेवानिवृत्त कर्मचाऱ्यास प्राधान्य देण्यात येईल
2	तारतंत्री शिल्पनिदेशक	01	Electrician / Wireman CTI or DEE	

अध्यक्ष
नॅशनल एज्युकेश सोसायटी, नांदेड.
संपर्क :9049779468

Wednesday
27 May 2026

(2)

روزنامہ ورقِ تازہ ناندیڑ

نقشِ سخن

(ادبی صفحہ)

ترتیب و تزئین: اسماک آرٹس اینڈ گرافکس (ناندیڑ)

قوسین کے درمیاں

(ظاہر و باطن کے پیچ لفظوں کا حجاب)

از: اطہر کلیم احمد، ناندیڑ

میزبان : اطہر کلیم
مہمان : مرزا ثقیل احمد ثقیل
(بھاری بھرکم الفاظ کے شوقین اور خود ساختہ عظیم ادیب)

اطہر کلیم: السلام علیکم! "قوسین کے درمیاں" میں آج ہمارے مہمان ہیں شہرِ ادب کی وہ قد آور شخصیت، جن کی تحریریں پڑھنے کے لیے لغت (ڈکشنری) کا پاس ہونا لازمی ہے۔ مرزا ثقیل صاحب، خوش آمدید! سنا ہے آپ آج کل کسی عظیم ادبی شاہکار پر کام کر رہے ہیں؟

مرزا ثقیل: وعلیکم السلام! برادرم اطہر کلیم، آپ کی چشمِ التفات اور حُسنِ ظن کا بے حد ممنون ہوں۔ فی زمانہ جہاں سفلہ پروری اور طفلِ مکتب ادیبوں کا عروج ہو، وہاں مجھ جیسے گوشہ نشین، متبحر عالم کا قلم قرطاس کی سینہ چاکی میں مصروف ہے۔ میری آئندہ تصنیف دراصل نوواردانِ بزمِ سخن کے لیے ایک مینارۂ نور اور سرچشمۂ ہدایت ثابت ہوگی۔

(اندر کی آواز: خالی پیلی دماغ کی دہی کر رہا یہ پوٹّا! دوپہر کی نیند خراب کرنے آ گیا منحوس کہیں کا۔ کاہے کا شاہکار، پچھلے چھ مہینے سے ایک مضمون نہیں لکھا گیا، سارا دن پان چبا چبا کر گلے میں خراش آ گئی ہے۔)

اطہر کلیم: سبحان اللہ، کیا خوبصورت اور مرصع الفاظ ہیں۔ ثقیل صاحب، ناقدین کہتے ہیں کہ آپ کی تحریریں اتنی بوجھل ہوتی ہیں کہ عام قاری کے تو سر سے گزر جاتی ہیں۔ آپ سیدھی اور آسان زبان میں کیوں نہیں لکھتے؟

مرزا ثقیل: (ایک لمبی سانس کھینچتے ہوئے) آہ! عزیزم، یہ ناقدین دراصل فہم و فراست سے عاری ہیں۔ جب خیالات کی رفعت آسمانِ ہفتم کو چھو رہی ہو، تو اسے بازاری اور سوقیانہ الفاظ کی گٹھڑی میں کیسے باندھا جا سکتا ہے؟ میرا قاری وہ ہے جو بحرِ ظلمات میں غوطہ زن ہو کر علم کے نایاب موتی نکالنے کی استطاعت رکھتا ہو۔

(اندر کی آواز: الو کے پٹھے ناقدین! خود کو دو کوڑی کی عقل نہیں اور چلے ہیں مجھ پہ تنقید کرنے۔ ابے آسان زبان لکھوں تو میری دکان کیسے چلے گی؟ اگر سیدھی بات کر دی تو ان حرامخوروں کو پتا چل جائے گا کہ اندر کوئی بات ہی نہیں ہے، بس بھاری لفظوں کا ہی تو جادو ہے!)

اطہر کلیم: یہ بھی ایک منفرد زاویہ ہے۔ لیکن حال ہی میں ایک ادبی نشست میں نوجوانوں نے آپ کی تقریر کے دوران ہوٹنگ (Hooting) کر دی۔ کیا آپ کو نہیں لگتا کہ نیا طبقہ آپ کے اس ثقیل اسلوب سے کٹ رہا ہے؟

مرزا ثقیل: (رخسار پر ہاتھ پھیرتے ہوئے، مصنوعی تحمل کے ساتھ) ہاہاہا... برادرم! یہ نوجوان تو نوخیز کونپلیں ہیں۔ ان کی کم مائیگی اور قلتِ مطالعہ پر مجھے غصہ نہیں، ترس آتا ہے۔ ان کی تضحیک دراصل میرے فن کی بلندی کی غماز ہے۔ میں تو ان نادانوں کے لیے دست بہ دعا ہوں کہ خداوند قدوس انہیں ذوقِ سلیم عطا فرمائے۔

(اندر کی آواز: خدا غارت کرے ان لونڈوں کو! کل ایسی بے عزتی کی بھری محفل میں خبیثوں نے۔ دل تو چاہ رہا تھا کہ وہیں کرسی اٹھا کر کسی کے سر میں دے ماروں۔ بکواس کر رہے تھے سالے کہ اردو بولو، عربی فارسی نہیں۔ ارے تیرے باپ کا نوکر ہوں کیا؟)

اطہر کلیم: آپ کا یہ ظرف اور عاجزی آپ ہی کو زیب دیتی ہے۔ پروگرام کا وقت ختم ہو رہا ہے، کوئی آخری پیغام جو آپ ادب کے طالب علموں کو دینا چاہیں؟

مرزا ثقیل: طالب علموں کو بس یہی نصیحت ہے کہ وہ اسلاف کے چھوڑے ہوئے خزانوں کو کھوجیں۔ دقیق مطالعہ، شب بیداری اور خونِ جگر جلانے سے ہی ادب کے اسرار و رموز کھلتے ہیں۔ آپ کا بھی بے حد شکریہ کہ آپ نے میری بصیرت افروز گفتگو کو قرطاس پر منتقل کرنے کا اہتمام کیا۔

اطہر کلیم: مرزا ثقیل صاحب، اپنی قیمتی مصروفیات میں سے وقت نکالنے کا بہت بہت شکریہ۔ ملتے ہیں اگلے پروگرام میں۔

مرزا ثقیل: (انتہائی شائستگی سے سر جھکاتے ہوئے) نوازش، کرم، مہربانی برادرم۔ خدا حافظ۔

(اندر کی آواز: دفع ہو جا اب یہاں سے پنوتی! آدھے گھنٹے سے مغز کھا رہا ہے، ایک چائے کا کپ تک نہیں پوچھا اس مردود نے۔ بڑی مشکل سے یہ بھاری بھاری الفاظ یاد کر کے آیا تھا، رٹا مار مار کے جبڑا دکھنے لگ گیا میرا۔ شکر ہے جان چھوٹی!)

تبصرۂ کتاب: اردو ادب میں طویل طنز و مزاح پر ایک کتاب

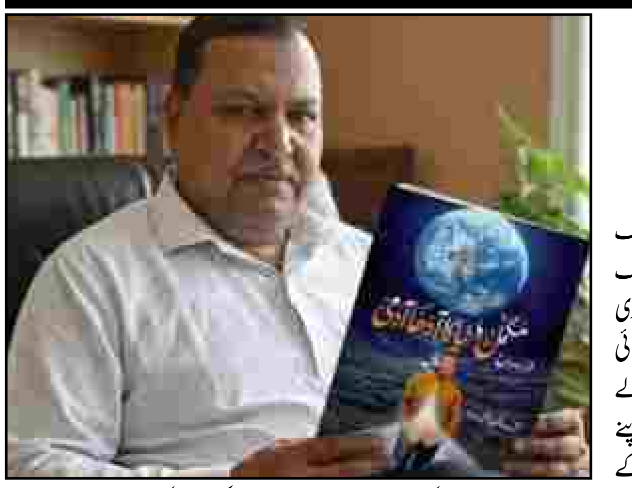

کتاب کا نام: مکمل دنیا کا آدھا آدمی
مصنف: محمد اظہر فاضل (جالنہ)
صفحات: 156
صنف: طنز و مزاح/ انشائیے
مبصر: ایم مبین

اردو ادب میں طنز و مزاح کی ایک طویل اور شاندار روایت رہی ہے، لیکن ایک ایسی تحریر لکھنا جو قاری کو پہلے صفحے سے آخری صفحے تک اپنے سحر میں جکڑے رکھے، کوئی آسان کام نہیں۔ جالنہ سے تعلق رکھنے والے کہنہ مشق مصنف محمد اظہر فاضل نے اپنے نئے مجموعے "مکمل دنیا کا آدھا آدمی" کے ساتھ اسی مشکل راستے پر قدم رکھا ہے۔ 156 صفحات پر محیط یہ کتاب معاصر مزاحیہ مجموعوں کے روایتی سانچے کو توڑتی ہے، کیونکہ اس پوری کتاب میں صرف چار طویل انشائیے شامل ہیں۔ اپنے نام پر پہلے سے تین کتابیں رکھنے والے محمد اظہر فاضل اپنی تحریر پر مضبوط گرفت رکھتے ہیں۔ انہوں نے اس مجموعے میں جدید مزاح نگاری کے سب سے کٹھن چیلنج کا کامیابی سے سامنا کیا ہے، یعنی طویل طنز و مزاح میں قاری کی توجہ کو برقرار رکھنا۔

آج کے دور میں جہاں لوگوں کے پاس وقت کی کمی ہے، طویل مضامین کو عموماً بوجھل سمجھا جاتا ہے؛ ان میں خشکی، تکرار یا اکتاہٹ کا خطرہ ہمیشہ برقرار رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معاصر اردو ادب میں بہت کم لکھنے والے طویل طنز نگاری کی ہمت کرتے ہیں۔ اظہر کے لیے یہ کتاب ایک بہت بڑا تخلیقی جُوا تھی لیکن انہوں نے اس چیلنج کو ایک خوبصورت جیت میں بدل دیا۔ مضامین کی طوالت قاری پر بوجھ نہیں بنتی، بلکہ یہ ان کے گہرے مشاہدے اور مزاح کے تسلسل کو برقرار رکھنے کی صلاحیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اس کتاب کی اصل خوبصورتی یہ ہے کہ اظہر نے عام اور روزمرہ کے موضوعات سے گہرا فلسفہ اور بھرپور مزاح کشید کیا ہے۔ کتاب کے چاروں انشائیے کتے، موبائل فون، لفظ 'نون' اور انسانی رویوں جیسے دلچسپ موضوعات کے گرد گھومتے ہیں۔ انہوں نے کتوں کے ذریعے معاشرے پر گہرا طنز کیا ہے، تو وہیں موبائل کے ذریعے ہماری ڈیجیٹل لت اور انسانی رشتوں کی بدلتی صورتحال کا نقشہ کھینچا ہے۔ لفظ 'نون' پر لکھا گیا مضمون لسانی مزاح کی ایک بہترین مثال ہے، جبکہ انسانی رویوں پر بات کرتے ہوئے انہوں نے معاشرتی منافقتوں اور کمزوریوں کو بے نقاب کیا ہے۔ اظہر کا اندازِ تحریر تفریح، معلومات اور سوچ بچار کا ایک انوکھا امتزاج ہے۔ وہ صرف ہنسانے کے لیے نہیں لکھتے، بلکہ قاری کو سوچنے پر مجبور کرتے ہیں۔ ان کی نثر روانی کے ساتھ چلتی ہے جس میں طنز کی کاٹ اور مزاح کی چاشنی موجود ہے۔ پڑھتے ہوئے قاری ایک دلچسپ کیفیت سے گزرتا ہے؛ پہلے وہ مصنف کی لفظی جادوگری پر مسکراتا ہے، پھر قاری کے قہقہے چھوٹتے ہیں، اس کے بعد اسے روزمرہ کی زندگی کے بارے میں نئی معلومات اور زاویے ملتے ہیں، اور آخر کار کتاب بند کرنے کے بعد وہ ان گہری سچائیوں کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے جن کی طرف مصنف نے اشارہ کیا ہوتا ہے۔

"مکمل دنیا کا آدھا آدمی" جدید اردو طنز و مزاح میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔ محمد اظہر فاضل نے طویل انشائیوں کو انتہائی دلچسپ، معلوماتی اور فکری بنا کر اپنی فنکارانہ مہارت کو ثابت کر دیا ہے۔ جو لوگ مشتاق احمد یوسفی یا پطرس بخاری کے مزاح کے مداح ہیں اور آج کے دور کے مسائل پر اسی رنگ میں پڑھنا چاہتے ہیں، ان کے لیے یہ کتاب ایک لازمی مطالعہ ہے۔ یہ ایک ایسے مصنف کی کامیابی ہے جو قاری کو ہنسانے کے ساتھ ساتھ اس کے شعور کو بیدار کرنا بھی جانتا ہے۔

قطعات

از: پروفیسر مقبول احمد مقبول

شانِ خلیل اللہ علیہ السلام

خود اپنے ہاتھ سے بیٹے کو اپنے ذبح کرنا ہے
یہ کیسا امتحاں لیتی ہے قدرت بھی یگانوں سے
خدا کے دوستوں کی بھی نرالی شان ہوتی ہے
گزر جاتے ہیں ہنستے ہنستے ایسے امتحانوں سے

پیغامِ ابراہیم علیہ السلام

پیغام دے رہا ہے براہیم کا عمل
یعنی صمیمِ قلب سے یہ ٹھان لیجیے
موقع جو ایسا آئے تو اللہ کے لیے
سب سے عزیز چیز کو قربان کیجیے

پیغامِ اسماعیل علیہ السلام

خلیل اللہ کا کردار ہم پیدا کریں خود میں
ہمارے بچوں میں آئے ذبیح اللہ کا جوہر
دیا فرزندِ ابراہیم نے پیغام یہ ہم کو
جئیں اللہ کے ہو کر، مریں اللہ کے ہو کر

نعت پاکؐ

از : جگر مراد آبادی

اک رند ہے اور مدحت سلطان مدینہ
ہاں کوئی نظر رحمت سلطان مدینہ

تو صبح ازل آئینۂ حسن ازل بھی
اے صل علیٰ صورت سلطان مدینہ

اے خاک مدینہ تری گلیوں کے تصدق
تو خلد ہے تو جنت سلطان مدینہ

ظاہر میں غریب الغربا پھر بھی یہ عالم
شاہوں سے سوا سطوت سلطان مدینہ

اس طرح کہ ہر سانس ہو مصروف عبادت
دیکھوں میں در دولت سلطان مدینہ

کونین کا غم یاد خدا اور شفاعت
دولت ہے یہی دولت سلطان مدینہ

اس امت عاصی سے نہ منہ پھیر خدایا
نازک ہے بہت غیرت سلطان مدینہ

اے جان بہ لب آمدہ ہشیار خبردار
وہ سامنے ہیں حضرت سلطان مدینہ

کچھ اور نہیں کام جگرؔ مجھ کو کسی سے
کافی ہے بس اک نسبت سلطان مدینہ

اردو ادب کا "البیلا انشاء پرداز": خواجہ حسن نظامیؒ

از: ڈاکٹر محمد عبدالرافع (ناندیڑ)

☆**انشائیہ:** اردو نثر کی ایک ایسی خصوصیت جو یوروپی ادبیات سے اردو میں منتقل ہوئی اور اس کے توسط سے نثر کا ایسا انداز شروع ہوا جسے عام زبان میں "ذہن کی ترنگ" کے نام سے یاد کیا گیا۔ اس نثر کی خصوصیت کو غیر افسانوی ادب Non Fiction کی حیثیت سے شہرت حاصل ہے۔ نثر کا یہ انداز اردو کی خصوصیت نہیں تھا۔ جب سرسید احمد خاں نے لندن کا دورہ کیا اور وہاں کے انگریزی اخبارات میں مضمون کی ایک خاص نوعیت کی طرف توجہ دی تو واپسی کے بعد انہوں نے اپنے رسالہ "تہذیب الاخلاق" کے لئے نثر کے اس انداز کو شروع کیا، جسے ابتداء میں مضمون کی حیثیت سے قبول کیا گیا۔ بعد کے محققین نے اس طرز میں مضمون سے زیادہ افکار کی نمائندگی اور تجربہ کی گہرائی شامل ہونے کی وجہ سے اس کی نوعیت وضع کی۔ چنانچہ اسے موجودہ دور میں انشائیہ کی حیثیت سے شہرت حاصل ہے۔ سب سے پہلے نیاز فتح پوری نے اس طرزِ نثر کے لئے "لطیفیہ" کی اصطلاح وضع کی، جبکہ ظہیرالدین مدنی نے اس صنف نثر کو انگریزی لفظ "ایسز" کی حیثیت سے قبول کیا، لیکن بعد کے دور میں نثر کے اس انداز کو "انشائیہ" کی حیثیت سے شہرت حاصل ہوئی۔

"**انشاء پردازی:** کسی مخصوص اسلوب میں خیالات کا تحریری اظہار۔

انشائے لطیف: غیر صحافتی، غیر رسمی یا غیر تکنیکی موضوعات پر شاعرانہ (اسلوب کی) نثر میں کیا گیا اظہارِ خیال۔

☆"**انشاء پردازی:** فن انشاء پردازی وہ فن ہے، جسے سیکھ کر ایک شخص اپنے خیالات کو عمدہ اور موثر الفاظ کا رنگین اور خوشنما جامہ پہنا سکتا ہے۔ جس طرح ایک مصور تصویر کو مختلف رنگوں سے سجا کر اسے خوشنما بنا دیتا ہے، اسی طرح انشاء پرداز اپنے خیالات کو موثر الفاظ میں اس طرح پیش کرتا ہے کہ وہ سامعین یا قارئین کے دل پر نقش ہو جاتے ہیں۔

انشاء پردازی کو تحریری خصوصیت کا درجہ حاصل ہے، جبکہ انشائیہ کو صنف نثر کی حیثیت سے شہرت حاصل ہے، جبکہ امیر حسن نورانی نے انشاء پردازی کو مضمون نگاری سے مربوط کر دیا ہے۔ حالانکہ مضمون لکھنا ایک علحدہ فن ہے، جبکہ انشاء پردازی کا انداز جدا گانہ تقاضوں کا علمبردار ہے۔ انشاء پردازی کو جس فکری اور فطری انداز سے

پیش کرتے ہوئے نورانی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے، اس کی حقیقت بطور نمونہ پیش کی جا رہی ہے۔

"**انشاء پردازی کیا ہے؟:** انشاء پردازی یا مضمون نگاری علم و ادب کا ایک غیر معمولی جز اور خاص فن ہے۔ اسی فن کے ذریعہ سے انسان اپنی علمی، ادبی، تمدنی و معاشرتی، مذہبی، تاریخی اور ہر قسم کی معلومات کو دوسروں تک پہنچا سکتا ہے۔ اگر انسان کو لکھنے کا اچھا سلیقہ ہو تو وہ اپنے خیالات کو ایسے موثر انداز میں پیش کر سکتا ہے کہ جس سے پڑھنے والوں کے دل متاثر ہو جائیں اور یہی لکھنے والے کی کامیابی کا ثبوت ہے۔ نثر کی ایک اہم صنف کی حیثیت سے انگریزی زبان سے اردو میں منتقل ہونے والا ایک تاثیر سے بھرپور طریقہ "انشائیہ" کہلاتا ہے۔ اس نثر کی صنفی خصوصیت اور اس میں شامل موضوعاتی عمل کے ساتھ ساتھ فکر اور مسائل کی گہرائی کے بارے میں بھی غور کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ انشائیہ اور اس کی صنف کے علاوہ فنی ضرورتوں کو بھی واضح کیا جا رہا ہے۔

☆ **انشائیہ کی تعریف:** نثری اظہار کا ایسا طریقہ جس کے توسط سے کسی عنوان یا موضوع کے بجائے غور و فکر کے انداز کو نمائندگی دینا انشائیہ کہلاتا ہے۔

☆**انشائیہ کیا ہے؟** مختصر تحریر اور مضمون کی ایسی خصوصیت جس میں کسی موضوع کی نمائندگی کے لئے تجربہ کار انسان حقائق اور فکر کے پس منظر میں نمائندگی کے دوران اچھوتے انداز کو اختیار کر کے نمائندہ خصوصیات کو پیش کرتا ہے تو ایسی تحریر کو مضمون کی سرشت میں شامل نہیں کیا جاتا، بلکہ اپنے بلند خیال اور افکار کی وجہ سے اس قسم کے مضمون کو انشائیہ کی حیثیت سے شناخت حاصل ہوتی ہے۔ انشائیہ دراصل مختصر نویسی کا اعجاز ہے اور مختصر نویسی کا فن ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں۔ انشائیہ کا مفہوم اُردو ادب میں کم و بیش وہی ہے جو انگریزی میں ایسّے (Essay) کا ہے، جو فرانسیسی لفظ Essai کا مترادف ہے۔

نذیر صدیقی نے انشائیہ کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار اس طرح کیا ہے:

"انشائیہ وہ صنف ہے، جس میں حکمت سے لے کر حماقت تک اور حماقت سے لے کر حکمت تک کی ساری منزلیں طے کی جاتی ہیں۔ یہ ایسی صنفِ ادب ہے، جس میں بے معنی باتوں میں معنی تلاش کئے جاتے ہیں اور بامعنی باتوں کی مہملیت اور مجہولیت اُجاگر کی جاتی ہے۔"

خواجہ حسن نظامی نے اپنے مایہ ناز انشائیہ "جھینگر کا جنازہ" کے ذریعہ انشائیہ کی صنف اور اس کے اظہاری رویہ کو پوری کامیابی کے ساتھ واضح کر دیا۔ اس انشائیہ میں موجود فن کی خصوصیت اور تکنیک کی نمائندگی واضح کرنے کے لئے ان کے انشائیہ کا اقتباس بطور نمونہ پیش ہے:

"میری سب کتابوں کو چاٹ گیا۔ بڑا موذی تھا۔ خدا نے پردہ ڈھک لیا۔ افوہ جب اس کی لمبی لمبی دو مونچھوں کا خیال کرتا ہوں۔ جو وہ مجھ کو دکھا کر ہلایا کرتا تھا تو آج اس کی لاش دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ بھلا دیکھو تو قیصرؔ ولیم کی نقل اتارتا تھا۔ اس جھینگر کی داستان ہرگز نہ کہتا، اگر دل میں یہ عہد نہ کیا ہوتا کہ دنیا میں جتنے حقیر و ذلیل مشہور ہیں، میں ان کو چار چاند لگا کر چمکاؤں گا۔

ایک دن اس مرحوم کو میں نے دیکھا کہ حضرت ابن عربی کی فتوحات مکیہ کی ایک جلد میں چھپا بیٹھا ہے۔ میں نے کہا، کیوں رے شریر یہاں کیوں آیا؟ اچھل کر بولا ذرا اس کا مطالعہ کرتا تھا۔ سبحان اللہ! تم کیا خاک مطالعہ کرتے تھے۔ بھائی یہ تو ہم انسانوں کا حصہ ہے۔ بولا واہ! قرآن نے گدھے کی مثال دی ہے کہ لوگ کتابیں پڑھ لیتے ہیں، مگر نہ ان کو سمجھتے ہیں اور نہ ان پر عمل کرتے ہیں۔ لہٰذا وہ بوجھ اُٹھانے والے گدھے ہیں، جن پر علم و فضل کی کتابوں کا بوجھ لدا ہوا ہے، مگر میں نے اس مثال کی تقلید نہیں کی۔ خدا مثال دینی جانتا ہے تو بندہ بھی اس کی دی ہوئی طاقت سے ایک نئی شان پیدا کر سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان ایک مثل جھینگر کے ہے، جو کتابیں چاٹ لیتے ہیں، سمجھتے بوجھتے خاک نہیں۔"

انشائیہ کی خصوصیات: ڈاکٹر محمد حسنین نے انشائیہ کی جوہری خصوصیت کو اس طرح واضح کیا ہے:

"مزاح کو ذاتی طور پر میں انشائیہ کا جوہر ہی نہیں، بلکہ جوہرِ اعظم قرار دیتا ہوں۔ یہ انشائیہ نگاری کی سیرت و سرشت کا خمیر ہے اور یہی اس کے فن کا جلوہ صدرنگ بھی ہے۔"

اردو میں استعمال ہونے والے نثری انداز انشائیہ کے لئے انگریزی میں Personal Essays کی اصطلاح کا استعمال کیا جاتا ہے۔

بقیہ صفحہ ۳ پر۔۔

جس "چھینک" سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

از: حمید عادل، حیدرآباد

عشق کی طرح چھینک پر بھی کسی کا زور نہیں، چھینکنا بری بات ہے اور نہ ہی بڑی بات، چنانچہ نومولود تک اچھا خاصہ چھینک لیتا ہے۔ اب یہ الگ بات ہے کہ جس طرح ہر شخص کی "چھینک" (دروغ گوئی) مختلف ہوتی ہے، اسی طرح چھینک بھی مختلف انداز کی ہوتی ہے۔ کسی کی چھینک دھماکے دار ہوتی ہے تو کسی کی بلی کے بچے کی سی آواز ہوتی ہے۔ عموماً یہ وہ شرمیلے افراد ہوتے ہیں جو چھینک کو روکنے کی کوشش میں دم گھونٹ لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کچھ لوگ چھینکتے ہیں تو ایک ہنگامہ برپا ہو جاتا ہے کیونکہ ان کی چھینک جنگی توپ کی طرح ہوتی ہے، زوردار اور کانوں کو بہرہ کر دینے والی.... اور کوئی چھینکتا ہے تو پتا ہی نہیں چلتا کہ کوئی چھینکا بھی ہے۔ کچھ لوگوں پر متواتر چھینکنے کے بعد بھی کوئی اثر نہیں ہوتا اور کچھ کی ایک ہی چھینک میں جان نکل جاتی ہے۔

ہر شخص مختلف انداز سے ہنستا، کھانستا اور چھینکتا ہے، کچھ لوگ چھینکتے ہیں تو محسوس ہوتا ہے جیسے وہ کھانس رہے ہوں اور کچھ لوگ کھانستے ہیں تو لگتا ہے جیسے وہ ہنس رہے ہوں اور کچھ لوگ ہنستے ہیں تو لگتا ہے کہ جمائی لے رہے ہوں کیونکہ ان کا صرف منہ کھلا رہتا ہے، آواز ہی نہیں نکلتی۔ ہم نے چھینکتے وقت خوبصورت سے خوبصورت چہروں کو بگڑتے دیکھا ہے، لیکن کچھ خوبصورت چہرے ایسے ہوتے ہیں کہ چھینکتے وقت بھی نہیں بگڑتے۔ کچھ نازنینوں کے منہ سے چھینک کی ایسی سریلی آواز خارج ہوتی ہے کہ دل چاہتا ہے کہ وہ کچھ کہنے کے بجائے زندگی بھر چھینکتی ہی رہیں۔ جب کہ کچھ خواتین کو ہم نے پہلے چھینکتے اور پھر جھینپتے دیکھا ہے۔

چھینکوں میں چھینک سائرہ بانو کی چھینک، جہاں سے شروع وہیں پر ختم۔ وہ جتنی خوبصورت تھیں ان کی چھینک اس سے بھی زیادہ خوبصورت تھی۔ پتا نہیں اب ان کی چھینکوں اور ان کا کیا حال ہے؟ ویسے آپ محترمہ کی دلکش چھینکوں کو فلم "آئی ملن کی بیلا" میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ مشہور کامیڈین جانی واکر کی چھینک ان ہی کی طرح چلبلی تھی، کم بخت آتے آتے رہ جاتی اور وہ بیچارے نادیدہ نگاہوں سے اُسے ادھر ادھر نظریں دوڑا کر تلاش کیا کرتے مگر انہیں اپنی چھینک کہیں نظر نہ آتی اور وہ اپنا سا منہ لے کر رہ جاتے!

چھینک کے تعلق سے "زور کا جھٹکا دھیرے سے لگے" والی بات کہی جا سکتی۔ کچھ لوگوں بطور خاص بچوں پر چھینکنے کے بعد ایک عجیب و غریب سی ہیبت طاری ہو جاتی ہے، ہماری لڑکی کی ڈیڑھ سالہ لڑکی تو چھینکنے کے بعد رونا شروع کر دیتی ہے۔ چھینکنے کی بات جب چلی ہے کہ ہمیں گھوڑے خاں کے بھائی کی یاد آ رہی ہے۔ ان کی چھینک اتنی زبردست تھی کہ جب بھی وہ چھینکتے ان کی بیگم ان سے طلاق کا مطالبہ کر بیٹھتیں۔ طلاق کے مطالبے سے بچنے کے لیے وہ اپنی چھینک کے زور کو دبانے کی خاطر منہ پر دستی رکھ لیا کرتے تھے لیکن جب دستی ان کی چھینک کی تاب نہ لا کر پھٹ گئی تو ان کی بیگم نے تکیہ فراہم کیا لیکن ان کی چھینک نے تکیہ کو خاطر میں لانا گوارا نہ کیا اور جب انہوں نے چھینک ماری تو روئی کے تکیہ میں جو دھماکہ ہوا تو لوگوں نے سمجھا کوئی بم پھٹا ہے۔ اس لرزہ خیز واقعہ کے بعد کسی نے بیگم کو شکایت کرتے نہیں سنا۔

چھینک اس لیے خارج ہوتی ہے کیونکہ مختلف جراثیم اور گرد و غبار جو ناک میں جمع ہو کر ہلچل پیدا کرتے ہیں، دماغ ان سے فوری طور پر چھٹکارا پانے کا پیغام بھیجتا ہے، جس کے نتیجے میں ہم ایک گہری سانس اندر کھینچ کر پھیپھڑوں میں بھرتے ہیں، دریں اثنا سینہ اکڑ جاتا ہے تاکہ سینے کے پٹھوں کے ذریعہ دباؤ بنے، زبان حلق کی چھت سے لگ جاتی ہے، منہ بے ساختہ کھل جاتا ہے اور سانس ایک زوردار دھماکے سے ناک کے ذریعے باہر نکل جاتی ہے اور منہ سے "اچھو" کی آواز ابھرتی ہے۔

بلاشبہ چھینک پریشانی سے نجات پانے کا ایک خوبصورت سا احساس ہے۔ آپ کو یہ جان کر شاید حیرت ہوگی کہ چھینک 100 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کرتی ہے اور یہ 100 سے زائد جراثیم ارد گرد کے ماحول میں چھوڑ دیتی ہے۔ آپ یہ تو جانتے ہی ہوں گے کہ جانور بھی چھینکتے ہیں۔ guanas دنیا میں سب سے زیادہ چھینکنے والا جاندار ہے، ویسے سب سے زیادہ چھینکنے کا ریکارڈ بارہ سالہ لڑکی Donna Griffiths کا ہے، جس کا تعلق Worester سے ہے، جو 977 روز تک یعنی جنوری 1981ء سے ستمبر 1983ء تک چھینکتی رہی۔

احتیاط علی محتاط کے والد نہایت ڈرپوک ہیں لیکن ڈسپلن کے اس قدر پابند ہیں کہ جو کہتے اور سنتے ہیں وہ بات ان کے حق میں پتھر کی لکیر بن جاتی ہے۔ ایک دن قریبی دوست ان کے گھر آئے، مہمان کی خاطر مدارت کے دوران ان کے منہ سے یوں ہی نکل گیا کہ "یہ گھر تو آپ ہی کا ہے۔" مہمان نے ان کی شخصیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے محتاط کے والد کے گھر پر اپنا دعویٰ ٹھونک دیا اور مزے کی بات یہ رہی کہ اپنی کہی بات کو پتھر کی لکیر سمجھنے والے محتاط کے والد نے اپنا گھر چپ چاپ ان کے حوالے کر دیا اور آج خود کرایہ کے مکان میں زندگی گزار رہے ہیں۔ ہم سوچتے ہیں کہ کاش! کوئی پتھر کی لکیر والا شخص اس فقیر کو بھی مل جائے تو شاید ہم لکیر کے فقیر نہ رہیں!

احتیاط علی محتاط دیگر معاملات کی طرح چھینکنے کے معاملے میں بھی نہایت محتاط واقع ہوئے ہیں، وہ بڑی خاموشی کے ساتھ کچھ اس طرح چھینکتے ہیں کہ ان کے چھینکنے کا دوسروں کو تو کجا خود انہیں بھی پتا نہیں چلتا۔ غور سے سنیں تو بس "اچھی" کی ایک ہلکی سی آواز آتی ہے اور پاس پڑوس کے لوگ ہنسنا شروع کر دیتے ہیں۔ ان کے والد نے شادی کے لیے ایک لڑکی کی تصویر محتاط کو دکھائی اور پوچھا "کیسی ہے؟" تصویر ہاتھ میں لیتے ہی احتیاط علی محتاط کہہ اٹھے "اچھی" اور ان کے والد نے فوری تاریخ مقرر کر کے ان کی اُسی لڑکی سے شادی کروا دی۔ احتیاط علی محتاط کہتے رہ گئے کہ انہوں نے پسندیدگی کا اظہار نہیں کیا تھا بلکہ انہوں نے "اچھی" کی آواز کے ساتھ چھینک ماری تھی لیکن ان کے والد نے ان کی ایک نہیں سنی۔ انہوں نے اپنی شادی سے خوب سبق لیا ہے چنانچہ جب کبھی انہیں کوئی فیصلہ نامنظور کرنا ہوتا ہے تو وہ دور جا کر چھینکتے ہیں تاکہ ان کی چھینک ان کی "ہاں" نہ ٹھہرے۔

چھینک بھی عجیب شئے ہے، بعض غیر معمولی لحیم و شحیم حضرات کی چھینک نہایت معمولی ہوتی ہے جب کہ ہم جیسے نحیف و نزار شخص کی چھینک (خدا نظر بد سے محفوظ رکھے) بڑی ہی جاندار اور شاندار ہوتی ہے۔ جو ہماری چھینک سن لے اور پھر ہمیں دیکھے تو وہ یقین ہی نہیں کرتا کہ کچھ دیر پہلے ہم نے ہی چھینک ارشاد فرمائی تھی۔ جب ہمیں چھینک آتی ہے تو ہمارے دل کی دھڑکن کچھ لمحوں کے لیے تھم سی جاتی ہے اور ہم دھڑکنوں کے دوبارہ جاری ہونے پر اللہ رب العزت کا بے ساختہ شکر ادا کر لیتے ہیں۔ ہم اپنی زوردار چھینک کے تعلق سے کہتے چلیں کہ ہم اس کی تاب نہ لا کر کبھی اچھل جاتے ہیں تو کبھی مچل جاتے ہیں۔ کبھی کبھی تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم پہلے اچھلتے اور مچلتے ہیں اور چھینک بعد میں نازل ہوتی ہے۔ حتی الامکان ہماری کوشش یہی ہوتی ہے کہ چھینک کی شدت کو کم کیا جائے چنانچہ ہم جیسے ہی محسوس کرتے ہیں کہ چھینک اب بس وارد ہونے ہی والی ہے ہم اپنی ناک پکڑ لیتے ہیں اور چھینک کی شدت میں روپیے کی طرح بھاری گراوٹ پیدا ہو جاتی ہے لیکن بعد میں پتا چلتا ہے کہ یہ تو پٹرول کی قیمت کی طرح پھر اپنے مقام پر پہنچ گئی ہے۔

ہم نے کسی چالاک نیتا کی طرح دوست احباب میں یہ جھوٹ پھیلا دیا ہے کہ ہمیں ناتواں اور لاغر سمجھنے کی غلطی نہ کریں، جس کی چھینک طاقتور اور زوردار ہوتی ہے، وہ اندر سے اتنا ہی توانا اور تندرست ہوتا ہے۔ مزے کی بات تو یہ ہے کہ ہمارے سبھی ساتھیوں نے معصوم عوام کی طرح ہماری بات پر آنکھ بند کر کے یقین کر لیا ہے۔ آنکھ بند کرنے کی بات چلی ہے تو ہم عرض کر دیں کہ ہر بندہ آنکھ بند کر کے ہی چھینکتا ہے، کھلی آنکھوں کے ساتھ چھینکنے کا کوئی بھی دعویٰ نہیں کر سکتا، لیکن کتنی عجیب بات ہے کہ سوتے میں یعنی جب آنکھ لگ جاتی ہے، کوئی چھینک نہیں آتی، چھینک تو ان ہی کو آتی ہے جن کی آنکھیں کھلی ہوتی ہیں۔ شاید چھینک آنکھیں کھلی رکھنے والوں کو پسند کرتی ہے، ویسے دنیا اور آخرت ان ہی کی ہے جو ہمیشہ اپنی آنکھیں کھلی رکھتے ہیں۔

آج کے بیشتر انسانوں کی طرح چھینک بھی کبھی کبھار ہمیں دغا دے جاتی ہے۔ ایک دفعہ جیسے ہی ہم نے محسوس کیا کہ چھینک کی آمد آمد ہے، ہم نے فوری اپنی ناک پکڑ لی لیکن چھینک تھی کہ آنے کا نام نہیں لے رہی تھی لیکن لگ ایسے رہا تھا جیسے کہ چھینک اب آیا ہی چاہتی ہے۔ ان آزمائشی حالات سے آپ خود بھی کئی بار گزر چکے ہوں گے، آپ چھینک کے انتظار میں منہ کھلا اور آنکھیں موند کر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھائے رکھتے ہیں لیکن چھینک کسی بے مروت محبوبہ کی طرح آنے کا نام نہیں لیتی۔ ہم بہت دیر تک ناک پکڑے رہے لیکن جب یہ احساس ہوا کہ چھینک آئے نہ آئے موت آ سکتی ہے تو ہم نے اپنی ناک سے فوراً ہاتھ ہٹا لیا، ہاتھ کے ہٹاتے ہی اس شدت کی چھینک آئی کہ ہم اچھل کر بس کی کھڑکی سے باہر ہو گئے اور باہر والے کھڑکی کے اندر جھانکنے لگے۔

ہم اپنی ہی چھینک سے پریشان نہیں ہوتے بلکہ جب کوئی دھماکے دار چھینک مارتا ہے تو ہماری چیخ نکل جاتی ہے، چنانچہ جب ہم یہ تاڑ لیتے ہیں کہ کوئی بندہ چھینکنے والا ہے تو ہم فوری اس کے سامنے سے کھسک جاتے ہیں، کیونکہ ہمارا دل خاصہ کمزور واقع ہوا ہے۔ مشکوک حیدرآبادی، چھینکنے کے معاملے میں ہمیں ہمیشہ مشکوک نظر آئے۔ عموماً چھینکنے سے پہلے ایسے حالات بن جاتے ہیں کہ آدمی چھینک کے جھٹکے کو برداشت کرنے کے لیے ذہنی اور جسمانی طور پر تیار ہو جاتا ہے لیکن مشکوک کچھ اس طرح اچانک چھینکتے ہیں کہ ہمیں ان کے چھینکنے تک پتا نہیں چلتا، حالانکہ ہم نے انہیں بارہا گنگنا کر ٹوکا بھی کہ:

دیکھو چھینکا نہ کرو، بات نظروں کی سنو
ہم نہ ٹوکیں گے کبھی، تم ستایا نہ کرو

ایک دن مشکوک حیدرآبادی ہم سے کہنے لگے "یار چھینک آ رہی ہے۔"

"تو چھینک لو" ہم نے لاپرواہی سے جواب دیا۔

"نہیں یار! نہیں چھینک سکتا" مشکوک حیدرآبادی نے جواب دیا۔ "کیوں؟"

"میری محبوبہ نے کہا تھا کہ جب جب تمہیں چھینک آئے تو سمجھ لینا میں تمہیں بلا رہی ہوں۔"

"تو پھر چھینکنے میں کیا قباحت ہے؟"

"وہ خدا کو پیاری ہو چکی ہے!" مشکوک نے سرد آہ بھر کر جواب دیا۔

ہم مشکوک سے اکثر کہا کرتے تھے کہ چھینک، شخصیت کی عکاس ہوتی ہے اور آج دس سال بعد امریکی سائنسدانوں کی یہ تحقیق سامنے آئی ہے کہ چھینک آدمی کی شخصیت کی ترجمان ہوتی ہے اور دھماکے دار اور باآواز بلند چھینکنے والا شخص ملنسار اور دوستانہ رویے کا حامل اور نہایت صاف گو ہوتا ہے۔ عموماً ہم ایسی تحقیقات پر یقین نہیں رکھتے لیکن اس تحقیق میں ہمیں سچائی نظر آتی ہے، کیوں کہ ہم نہایت ملنسار اور دوستانہ رویے کے حامل ہیں اور ہم ملنسار اور دوستانہ رویے کے شاید اس لیے حامل ہیں کیونکہ ہم چھینکتے زوردار ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ وہ چھینک ہی کیا کہ چھینکنے کے بعد بندہ جوش و ولولے کے ساتھ خدا کی حمد و ثنا کا نعرہ نہ مارے (الحمدللہ) بعض حضرات چھینکتے تو خوب ہیں لیکن اللہ کو یاد نہیں کرتے، اس پس منظر میں علامہ اقبالؒ سے معذرت کے ساتھ:

اے طائر لاہوتی! اُس "چھینک" سے موت اچھی
جس "چھینک" سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

☆☆☆☆☆

صفحہ ۲ سے آگے۔۔۔

اردو ادب کا ’’البیلا انشاء پرداز‘‘: خواجہ حسن نظامیؒ

انہوں نے خواجہ حسن نظامی کی انشاء پردازی سے متعلق اہم مضمون ’’البیلا انشاء پرداز‘‘ میں تحریر کیا ہے کہ خواجہ صاحب کی بزرگی کا حال تو کوئی بزرگ ہی بتا سکتا ہے، جبکہ انہوں نے واضح کیا ہے کہ اپنا ایمان تو ان کی انشاء پردازی پر ہے۔ اس اظہار کے ساتھ مولانا عبدالماجد دریابادی نے ان کی انشاء پردازی میں موجود حسن کی خوبی کو بڑے ہی سلیقہ کے ساتھ نمائندگی دینے میں کامیابی حاصل کی ہے۔

’’صاحب قلم (خواجہ حسن نظامی) (یا انہی کی زبان میں ’’قلمکار‘‘) کی حیثیت سے فرد تھے اور اس کی شہادت یہاں سے لے کر عالم آخرت تک دے سکتا ہوں کہ ان کا سا البیلا انشاء پرداز اُردو میں نہ کوئی ان کے زمانے میں پیدا ہو سکا اور نہ آج تک ہوا ہے۔

صوفی بھی ہیں رئیس بھی ہیں اور ملنگ بھی اور جانتے ہیں خواجہ تجارت کے ڈھنگ بھی

خواجہ حسن نظامی کو ’’مصورِ فطرت‘‘ کا لقب جس کسی نے دیا بالکل ٹھیک دیا۔ اشیاء فطرت کی تصویر کشی میں لاجواب ہیں۔ اپنی تصویر بس آپ ہیں۔ لیکن طبیعت کو مناسبت غم والم، سوز وگداز سے زیادہ ہے، ہنسی دل لگی سے ذرا کم، ڈراما نگاری پر آتے تو کامیڈی سے کہیں زیادہ ٹریجڈی میں نام پاتے۔ خواجہ صاحب کی انشاء پردازی کے زور کو دیکھتے ہوئے کہنے والوں نے یہاں تک کہہ دیا اور سننے والوں نے یہ بھی سن لیا کہ خواجہ صاحب کی انشاء پردازی صرف لفظوں کی جادوگری نہیں، بلکہ ’’آرٹ کی معراج کا کمال ہے‘‘۔

خواجہ صاحب نے دلی کے شہزادوں اور شہزادیوں کے حالات بیان کرنے کے سلسلہ میں بڑی تفصیل سے کام لیا ہے اور اس کا اظہار درد وگداز انداز سے پیش کرتے ہیں۔ غدر ۱۸۵۷ء کے خون چکاں حالات سے ان کی کتابیں بھری ہوئی ہیں۔ اُن کے قلم کی ندرت اور دماغ کی جدّت کے علاوہ فطرت پرستی ایک ایک لفظ سے ٹپکتی ہے اور پڑھنے والے کو رونے پر مجبور کر دیتی ہے۔ ان کی مشہور کتاب ’’بیگمات کے آنسو‘‘ اور ’’انگریزوں کے قصّے‘‘ ہی نہیں، بلکہ ’’دلی کی آخری شمع‘‘ اور ’’دلی کا آخری سانس‘‘ کے ساتھ ساتھ ’’بہادر شاہ کا روز نامچہ‘‘ جیسی بے شمار چھوٹی چھوٹی کتابیں نہ صرف درد انگیز لہجہ کی نمائندگی کرتی ہیں، بلکہ اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے دل کی تڑپ انشاء پردازی کی حقیقت بن کر ایسے ظاہر ہوتی ہے کہ الفاظ میں اشکوں کی مینا بھری نظر آتی ہے۔

اردو نثر میں بے ساختگی اور اس کے توسط سے متاثر کرنے کی صلاحیت پیدا کرنے میں خواجہ حسن نظامی کی تحریروں میں موجود زبان کی سادگی اور سلاست کی نمائندگی ہی ایسا وصف ہے، جو بلاشبہ انہیں اردو کے دوسرے اہم مصنفین سے علٰحدہ کر دیتی ہے۔ خواجہ حسن نظامی کے انشائیوں کے چند ایسے عنوانات پیش کئے جا رہے ہیں، جن سے خود اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے ذہن کی ترنگ کو استعمال کرتے ہوئے مضمون کے بجائے انشائیہ نگاری کی طرف توجہ دی۔ ان کے انشائیوں کے عنوانات میں مچھر، مکھی، الو، لیمپ، مٹی کا تیل، دیا سلائی، اوس، انگلی کا کشف، اینٹ چونے کا وصال، برف، لال ٹین، ایک پیسہ وغیرہ سے خود اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے حد درجہ ذہن کو متاثر کرنے والے عنوانات سے استفادہ کر کے اپنے مشاہدے اور فکر کی گہرائی کو پیش کیا ہے۔ اس لئے ایسے عنوانات سے خود ظاہر ہوتا ہے کہ تخلیق کار نے انشائیہ کے انداز کو قبول کیا ہے۔ جس میں شوخیانہ رنگ کی جھلک بھی نمایاں ہے۔ انشائیہ کی خصوصیت کی نمائندگی کے لئے چند عنوانات پر توجہ دیجئے، جو مست الست کی دعا، دعائے بے قراری اور دل آشفتہ کی بکا وزاری، حروف کی دُعا، موسمی دعائیں، جھولی والے فقیر کی بھیک، طائر سبز فام کا پیام، تو ہی ہے اے خدا، بندوں کی دعا اور ربانی سرجن کے عنوان سے ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ انہوں نے مضمون نگاری کی روش کو اختیار نہیں کیا، بلکہ انشائیہ کی خصوصیت کی جلوہ گری پر توجہ دی ہے۔ خواجہ حسن نظامی اور ان کے دور کے انشائیہ نگار ہی نہیں، بلکہ ان کے بعد کے انشائیہ نگاروں کی نمائندگی کرتے ہوئے اردو میں انشائیہ کی صنف کو اختیار کیا۔

خواجہ صاحب کی بے شمار تصانیف میں جن اہم کتابوں کو ادبی اہمیت کے اعتبار سے صفِ اوّل میں جگہ پانے کا حق حاصل ہے، اُن میں بلاشبہ مضامین کے مجموعے ’’سی پارۂ دل‘‘ کو امتیازی مقام حاصل ہے۔ خواجہ حسن نظامی کی نثر خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ باضابطہ مکالماتی انداز کو بھی تحریر کا وصف بناتے ہیں۔ صرف بیان اور اظہار سے زیادہ طاقتور تحریر کے دوران مکالمہ کو شامل کرنا ہے۔

’’غدر دہلی کے افسانے‘‘ کو بلاشبہ خواجہ صاحب کی دوسری اہم کتاب کا درجہ حاصل ہے۔ انشائیے اور مضامین کے ذریعہ خواجہ صاحب نے انسانوں کو ترغیب دلانے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ خواجہ صاحب نے دہلی کی بیگمات پر انگریزوں کے حملہ سے گزرنے والی بپتا کا ذکر کرتے ہوئے جس تکلیف دہ حقیقت کو حالات اور زبان کی خصوصیت کے ساتھ وابستہ کر کے منظر کشی میں تبدیل کیا ہے، وہ خود کھلا ثبوت ہے کہ زندگی میں کبھی چار قدم نہ چلنے اور ناز ونعم میں بسر کرنے والوں پر یہ آفت ٹوٹ پڑی کہ وہ نہ صرف کھانے پینے کے لئے محتاج ہو گئے، بلکہ انہیں پیدل سفر کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ قلعہ کی بیگموں پر گزرنے والی کیفیت اور ان کی مصیبتوں کو پیش کرتے ہوئے خواجہ صاحب نے حد درجہ دلگیر انداز میں واقعات کی نمائندگی کی ہے۔

خواجہ صاحب نے اپنی زندگی میں بھی بہت سے اونچ نیچ دیکھے تھے، جن سے ان کی بصیرت میں تیزی پیدا ہوئی۔ ان کے مزاج کا ضبط اور ان کی سادگی ان کے اسلوب میں نمایاں ہے۔ انھوں نے بعض جگہ نثر میں شاعری کی ہے۔ وہ اُردو کے صاحب طرز انشا پردازوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ انھوں نے عام فہم زبان میں طریقت کے رازوں کو عوام تک پہنچایا، جن کے ساتھ انھوں نے اپنی قربت ہمیشہ قائم رکھی۔ ان کی ٹکسالی اور شیریں زبان اس وقت تک قدر کی نظر سے دیکھی جائے گی، جب تک اُردو بولنے والے موجود ہیں۔ خواجہ صاحب کے بارے میں ایک صاحب نظر شخص کا قول ہے کہ وہ اردو نثر میں وہی مقام رکھتے ہیں، جو اُردو شاعری میں عوام کی نمائندگی کے سلسلہ میں نظیر اکبر آبادی کو اہمیت حاصل ہے۔ شاید اسی لئے مولانا عبدالماجد دریا آبادی نے خواجہ حسن نظامی کو ’’البیلا انشاء پرداز‘‘ سے مخاطب کیا ہے۔

☆☆☆☆☆

ناندیڑ واگھالہ شہر میونسپل کارپوریشن، ناندیڑ

اعلان عام

بتاریخ 28/مئی 2026 کو بقرعید (عیدالاضحٰی) شہر کے مسلمان بھائیوں کی جانب سے منائی جارہی ہے۔ ایسی روایت ہے کہ مذکورہ عید تین دن (بتاریخ 28-05-2026 تا 30-05-2026) کے عرصہ میں شہریان اپنے ذاتی مکان میں قربانی کرتے ہیں۔

اس لئے ان تین دنوں کے عرصہ میں ٹاٹا۔ ایس (گھنٹہ گاڑی) صبح 00=06 تا رات 00=8 بجے تک متعلقہ شہریان کی جانب سے کی گئی قربانی کے بعد خون، آلائش، چارہ اور فضلہ جمع کرے گی۔ مندرجہ ذیل شیڈول کے مطابق علاحدہ سے انسانی طاقت اور مشیری کا انتظام کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس تعلق سے تمام نوٹ لیں، صاف صفائی کے کام میں تعاون کریں۔ اس طرح کی گزارش ہے۔

شیڈول

سلسلہ نمبر	صفائی انسپکٹر کا نام، پربھاگ نمبر اور موبائل نمبر	امرت گھنٹہ گاڑی گاڑی نمبر	گاڑی ڈرائیور کا نام	موبائل نمبر	امرت انٹرپرائزس کے سوپروائزر کا نام و موبائل نمبر
1	شری آنند گائیکواڑ پربھاگ نمبر 01 (تروڑا خورد) موبائل نمبر: 9011027194 9881533444	MH26CH 3268	شری گووند دھرمیکر	9673112469	شری بالاجی ایکناتھ دھرماپورے موبائل نمبر: 9137359940
2		MH26CH 3307	شری چندرکانت مسے	7410164812	
3		MH26CH 3269	شری اُمیش میدھکے	9867525012	
4		MH26CH 3287	شری سُمیت قندھارے	8459863881	
5		MH26CH 4081	شری ہوساجی واکھرڈے	9579842357	
6	شریمتی پرینکا اینگڈے پربھاگ نمبر 02 (تروڑا بزرگ) موبائل نمبر: 8308847692	MH26CH 3270	شری پون گوپانپلے	9604946590	شری سنتوش ماروتی کولہے موبائل نمبر: 9545629183
7		MH26CH 3290	شری ہمنت واکھرڈے	9307486841	
8		MH26CH 3037	شری گیانیشور پاوڑے	9022899648	
9		MH26CH 3817	شری شبھم منڈلے	8459998241	
10		MH26CH 4080	شری گنیش دیشمکھ	9309861900	
11		MH12YB 3692	شری ولاس پانچال	7666456563	
12	شری لکھن کارلے پربھاگ نمبر 03 (سانگوی) موبائل نمبر: 9588463646 9923679922	MH12YB 3715	شری سنجے بارسے واڑ	7775837497	شری پنڈھری بابوراو مارتلے موبائیل 9975061474
13		MH26CH 3029	شری دتا گیری	9370886702	
14		MH12YB 3742	شری مدھوکر کلکیر	9423945231	
15		MH12YB 3763	شری سچن جادھو	7507890689	
16		MH12YB 3741	شری پرمود گووندے	9921598812	
17	شری گنیش مُدیراج، پربھاگ نمبر 04 (ہنومان گڑھ) موبائل نمبر: 9860017467 8308847695	MH26CH 2992	شری نتین کولہے	9881475849	شری گنیش مادھوراو انتاپورے موبائل نمبر: 9011773318
18		MH12YB 3756	شری سچن راہیرے	7774954413	
19		MH26CH 2996	شری سُمیھ سُریہ ونشی	9767069693	
20		MH26CH 2998	شری وجئے کھنڈے لوٹے	9922910933	
21		MH12YB 3766	شری مہیش ٹھاکور	9970604753	
22	شری گنیش مُدیراج، پربھاگ نمبر 04 (ہنومان گڑھ) موبائل نمبر: 9860017467 8308847695	MH26CH 3075	شری صاحب راو بھاگا ناگرے	8390339035	شری بھگونت بھاؤ راو واڈیکر موبائل نمبر: 8208854232
23		MH26CH 3010	شری پردیپ قندھارے	7447339677	
24		MH26CH 3076	شری سندیپ لوکھنڈے	8805608388	
25		MH26CH 2989	شری مادھو بوئیوارے	9561457173	
26		MH12YB 3728	شری دتارام لانڈگے	9359421197	
27	جناب شیخ خلیل پربھاگ نمبر 06 (گنیش نگر) موبائل نمبر: 7020732045	MH26CH 3005	شری سندیپ کوکاٹے	7758973358	شری دھونڈیبا آنندراؤ موبائل نمبر 8208854232
28		MH26CH 3006	شری کلیاس کپاٹے	7447339677	
29		MH26CH 3078	شری نارائن گائکواڑ	7798746509	
30		MH12YB 3751	شری لنگورام کریواڑ	7057159663	
31		MH12YB 3722	شری کرشنا گورکٹے	9075897037	
32	شری سوادھین بھارت بوڈکے پربھاگ نمبر 07 (جے بھیم نگر/ مخدوم نگر) موبائل نمبر: 9011480851	MH26CH 3082	شری وشال پنڈت	9975517897	شری آدیناتھ دگمبر سونارے موبائیل نمبر 9021791885
33		MH26CH 3032	شری پروین پائیکراؤ	9730146800	
34		MH26CH 3044	شری رشی کیش جوندھڑے	7030718571	
35		MH26CH 3284	شری وشال کدم	9075485965	
36	شری کشن تارو پربھاگ نمبر 8 (شیواجی نگر) موبائل: 9970262853	MH26CH 3083	شری وجے نرواڑے	7249653301	شری سبھاش گنپتی پوار موبائل نمبر: 7021605818
37		MH26CH 3285	شری کرن واگھمارے	9604468707	
38		MH26CH 3818	شری سنتوش گنتاپلّے	9511726014	
39		MH26CH 3039	شری امیش سپکال	9890811519	
40		MH26CH 3037	شری گوپال ساکھلے	7774835827	
41	شری ستیش موکاپلے پربھاگ نمبر 09 (نیوموںڈھا) موبائل نمبر 7774977737	MH12YB 3720	شری اشوک گائیکواڑ	7744063582	شری راہل جلاباجی راو کدم 9552530358
42		MH12YB 3768	شری انکش نرواڑے	9975744096	
43		MH26CH 3753	شری گوتم گاودے	8208869920	
44		MH26CH 3004	شری گووند کوڈوے	9860912150	
45		MH26CH 3279	شری بالاجی پیرلے	8080095074	
46	جناب شیخ نعیم پربھاگ نمبر 10 (دت نگر) موبائل نمبر 9822202081	MH26CH 3036	شری جناردھن بلونتے	9096944810	شری سنتوش کنہیالال گوکل والے موبائل نمبر: 9860180531
47		MH12YB 3759	شری بالکشن جونڈھلے	9921137959	
48		MH12YB 3744	شری ماروتی کھوسے	9112877125	
49		MH26CH 2987	شری وکی ڈولے	9325840875	
50		MH12YB 3730	شری انکوش میگھلے	9284133934	

سلسلہ نمبر	صفائی انسپکٹر کا نام، پربھاگ نمبر اور موبائل نمبر	امرت گھنٹہ گاڑی گاڑی نمبر	گاڑی ڈرائیور کا نام	موبائل نمبر	امرت انٹرپرائزس کے سوپروائزر کا نام و موبائل نمبر
51	جناب ضیاء اللہ خان پربھاگ نمبر 11 (حیدر باغ) موبائل نمبر 7057040356	MH12YB 3731	شری جلبا نوگھڑے	8055166395	شری چندرکانت شیواجی راو گائیکواڑ موبائل نمبر: 7083366100
52		MH12YB 3694	شری انل کھندارے	7248946358	
53		MH12YB 3764	شری آکاش واکوڑے	7769955570	
54		MH12YB 3770	شری پریم جونڈھلے	7499245480	
55		MH26CH 3288	جناب مبین سید	9145532808	
56	شری ستیش نرواڑے پربھاگ نمبر 12 (عمر کالونی) موبائیل نمبر 9373708839	MH12YB 3739	جناب سید غوث	9527864308	جناب منصور خاں احمد پٹھان موبائل نمبر: 9766986010
57		MH12YB 3729	شری امول کسبے	9168331717	
58		MH26CH 3280	جناب رحیم خان	9011865599	
59		MHZSCH 4079	شری روی پوّلے	9307453588	
60		MH12YB 3762	شری سنکیت تاٹے	9172125012	
61	شری سنتوش گنیش شنگے پربھاگ نمبر 13 (چوپالہ/ کربلا) موبائیل نمبر 9890876048	MH26CH 2990	پرنو سرسے	8237374891	جناب سنجے گوپال راو چاورے موبائل نمبر: 9765770538
62		MH26CH 2994	شری کپل سکتے	7387412848	
63		MH26CH 3045	شری سدرشن گٹے	9130240832	
64		MH26CH 3816	شری راجندر واگھمارے	9730494358	
65	شری نندکمار گوپاڑے پربھاگ نمبر 14 (اتوارہ/ مدینہ نگر) موبائل نمبر 7972144430	MH12YB 3724	شری رتنا کرتارو	9172799358	جناب سید اویس الدین سید شفیع الدین موبائل نمبر: 9028781213
66		MH12YB 3740	شری بھیم راو راکشگاروے	9975810941	
67		MH12YB 3723	شری سائناتھ سورنار	7020612559	
68		MH12YB 3732	شری انل سونوّنے	9579890974	
69		MH12YD 3721	شری سنیل گیانمورے	9067348358	
70	شری دیانند کولے پربھاگ نمبر 15 (ہولی/ منیار گلی) موبائیل نمبر 9011000975	MH26CH 3008	شری لکشمن واگھمارے	7249642228	جناب گجیندر سنگھ بالاجی سنگھ ٹھاکور موبائل نمبر: 9764591301
71		MH26CH 3035	شری ونایک گائیکواڑ	7058565647	
72		MH26CH 3043	شری ناگیش دھونگڈے	9657930638	
73		MH26CH 3002	جناب سید انصار	9970822111	
74		MH12VB 3736	شری سنبھاجی کوکرے	7057175638	
75	شری کیلاش شنگے پربھاگ نمبر 16 (وزیر آباد/ گاڑی پورہ) موبائل نمبر 9545981358	MH26CH 3815	شری شیوراج گجرے	9730748735	شری شریکانت نامدیو ایٹوار موبائیل نمبر 9637615788
76		MH12YB 3726	شری سدرشن گنتاپلے	9011960834	
77		MH26CH 3079	شری چندرکانت ساکھرے	7743857143	
78		MH26CH 3011	شری شری کانت پوّلے	9309799845	
79		MH26CH 3283	شری راجو بنڈے واڑ	8459543614	
80	شری بالاجی دیسائی پربھاگ نمبر 17 (گرودوارہ) موبائیل نمبر 7020094088 8308847691	MH12YB 3691	شری دگمبر آٹھولے	8766895060	شری سائی ناتھ پانڈورنگ ایٹوار موبائیل نمبر 7057155163
81		MH26CH 4076	شری نتیش بنسوڈے	8261824327	
82		MH12YB 3757	شری پرفل بھوسلے	9595595083	
83		MH26CH 3012	جناب انورود کسبے	9970591231	
84		MH26CH 3286	شری سنیل ڈاکورے	9637714112	
85	شری وجیندر رجوندھڑے پربھاگ نمبر 18 (کھڑکپورہ/ دے گاوں چال) موبائل نمبر 8668351324	MH12YB 3769	شری یشونت گائیکواڑ	9175637347	شری مہندر جئے یولے موبائیل نمبر 9284182715
86		MH26CH 2995	شری چندرکانت ابالے	7798585309	
87		MH12YB 3750	جناب شیخ قاسم	8308646970	
88		MH26CH 3074	شری سندیپ کھندارے	7875819995	
89		MH26CH 3041	شری گورکھناتھ آمبٹواڑ	8779600413	
90	شری کشن واگھمارے پربھاگ نمبر 19 (وسرنی/ کوٹھا) موبائل نمبر 8888801992	MH12YB 3765	جناب شیخ محسن	8407916932	شری گیانیشور گوئندراو راچیواڑ موبائل نمبر 7499573667
91		MH12YB 3745	شری پرکاش کینواڑ	9960033101	
92		MH12YB 3716	شری دیپک ساؤتے	7507989862	
93		MH12YB 3758	شری رمیش گنتاپلے	8432151700	
94		MH12YB 3746	شری دتا ساؤتے	9075579716	
95	شری روپیش سرودے پربھاگ نمبر 20 (سیڈکو/ واگھالہ) موبائیل 9823666374	MH12YB 3760	شری گوتم سوریہ ونشی	7020097601	شری کیندارناتھ لالو امرت واڈ موبائیل نمبر 9766253025
96		MH12YB 3719	شری وجے گنتاپلے	9403329695	
97		MH12YB 3697	شری دیپک نوگھڑے	9284602088	
98		MH26CH 3282	شری راجیو کالکیر	7028619277	
99		MH26CH 3078	شری مادھو گنجالے	9130135703	

ایڈیشنل کمشنر-02

ناندیڑ واگھالہ شہر میونسپل کارپوریشن، ناندیڑ

اتوار کے روز امتحانی مراکز کے اطراف ممنوعہ علاقہ قرار

ناندیڑ: 26 مئی: (ورقِ تازہ نیوز):۔ MPSC کی جانب سے شہری خدمات مشترکہ ابتدائی امتحان اتوار 31 مئی 2026 کو صبح 10 بجے سے شام 5 بجے تک ناندیڑ شہر کے 18 امتحانی مراکز پر منعقد کیا جائے گا۔ امتحان کو پُرامن، شفاف اور سازگار ماحول میں مکمل کرانے کے مقصد سے پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار نے بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہیتا کی دفعہ 163 کے تحت امتحانی مراکز کے اطراف کے علاقوں کو ممنوعہ علاقہ قرار دیا ہے۔ جاری حکم کے مطابق امتحانی مراکز کے 500 میٹر کے دائرے میں اتوار 31 مئی 2026 کو صبح 8 بجے سے رات 7 بجے تک صرف امیدواروں اور امتحانی ڈیوٹی سے وابستہ افسران وملازمین کو ہی داخلے کی اجازت ہوگی۔ اس کے علاوہ کسی بھی شخص کو داخل ہونے کی اجازت نہیں رہے گی۔ مزید برآں، امتحانی عملے کے علاوہ کسی بھی شخص کو کیلکولیٹر، ٹرانزسٹر، ریڈیو، لیپ ٹاپ اور اس نوعیت کے دیگر آلات امتحانی مراکز کے 500 میٹر کے دائرے میں استعمال کرنے، اپنے پاس رکھنے یا امتحانی مرکز میں لے جانے پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ اسی طرح مقررہ وقت کے دوران امتحانی مراکز کے اطراف 500 میٹر کے دائرے میں موجود تمام پبلک ٹیلی فون، ایس ٹی ڈی، آئی ایس ڈی، موبائل فون فیکس، زیراکس، پیجر اور لاؤڈ اسپیکر کے استعمال پر بھی پابندی عائد کردی گئی ہے۔

ناندیڑ ضلع میں خریف سیزن کے لیے کھاد کا وافر ذخیرہ دستیاب

کسان افواہوں پر دھیان نہ دیں، کھاد کی قلت کے خوف سے غیر ضروری خریداری سے گریز کریں: محکمہ زراعت

ناندیڑ:26 مئی:(ورقِ تازہ نیوز):۔ کسان زرعی یونیورسٹی کی سفارش کردہ مقدار، زمین کی صحت سے متعلق رپورٹ اور فصل کی بڑھوتری کے مرحلے کے مطابق ہی کھاد خریدیں۔ کسان کسی بھی قسم کی افواہوں پر یقین نہ کریں اور کھاد کی قلت کے خوف سے غیر ضروری ذخیرہ اندوزی نہ کریں۔ اگر کھاد کی دستیابی میں رکاوٹ پیدا کی جائے، مناسب قیمت سے زیادہ دام وصول کیے جائیں، کھاد کے ساتھ کسی دوسری چیز کی جبری فروخت کی جائے یا نقلی کھاد فروخت کی جارہی ہو تو فوری طور پر محکمہ زراعت سے رابطہ کریں۔ یہ اپیل محکمہ زراعت کی جانب سے کی گئی ہے۔ خریف سیزن میں کسانوں کے لیے کھاد سب سے اہم زرعی ضرورت ہوتی ہے۔ ریاستی سطح پر کھاد کی منصوبہ بندی Agriculture Commissionerate Pune کے ذریعے کی جاتی ہے۔ خریف سیزن کے آغاز میں ہی ضلع کے لیے کھاد کا کوٹہ مختص کر دیا جاتا ہے۔ ناندیڑ ضلع کو ہر سال اوسطاً 2 لاکھ میٹرک ٹن کھاد کی ضرورت ہوتی ہے۔ خریف سیزن 2026 کے لیے ضلع کو تقریباً 2 لاکھ 11 ہزار 500 میٹرک ٹن کھاد مختص کی گئی ہے۔ اس میں 60 ہزار 200 میٹرک ٹن یوریا، 32 ہزار 300 میٹرک ٹن ڈی اے پی اور 85 ہزار 300 میٹرک ٹن مرکب کھاد شامل ہیں۔ گزشتہ سال کے باقی ماندہ ذخیرے اور یکم اپریل سے اب تک ہونے والی سپلائی کا جائزہ لیا جائے تو بازار میں 31 ہزار 98 میٹرک ٹن یوریا دستیاب تھا۔ اس میں سے اب تک 14 ہزار 597 میٹرک ٹن یوریا فروخت ہو چکا ہے جبکہ 16 ہزار 502 میٹرک ٹن یوریا اب بھی بازار میں موجود ہے۔ اسی طرح 19 ہزار 275 میٹرک ٹن ڈی اے پی میں سے 7 ہزار 600 میٹرک ٹن فروخت ہو چکا ہے اور اس وقت بازار میں 11 ہزار 674 میٹرک ٹن ڈی اے پی دستیاب ہے۔ جنگی صورتحال کے باعث اگرچہ ڈی اے پی کی فراہمی کچھ کم ہوئی ہے، تاہم کسان 20:20:0:13 اور 12:32:16 جیسی مرکب کھادوں کو متبادل کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔ موجودہ وقت میں 67 ہزار میٹرک ٹن مرکب کھاد سمیت مجموعی طور پر 1 لاکھ 25 ہزار 500 میٹرک ٹن کھاد بازار میں دستیاب ہے۔ ممکنہ قلت کی صورتحال سے نمٹنے اور کسانوں کو آسانی سے کھاد فراہم کرنے کے لیے محفوظ ذخیرہ یعنی "بفر اسٹاک" بھی تیار رکھا گیا ہے۔ اس وقت اس ذخیرے میں 4 ہزار 28 میٹرک ٹن یوریا اور 1 ہزار 485 میٹرک ٹن ڈی اے پی دستیاب ہے، ایسی معلومات محکمہ زراعت نے دی ہیں۔

لاتور شہر میں مٹکا اڈے پر پولیس کا چھاپہ، 51 لاکھ روپے سے زائد مالیت کا سامان ضبط

لاتور: ۲۶ مئی : (نمائندہ):۔ پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل کے خصوصی دستے نے غیر قانونی کاروبار مخالف مہم کے دوران لاتور شہر میں مٹکا اڈے پر چھاپہ مار کارروائی کرتے ہوئے 11 افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ اس کارروائی میں نقد رقم سمیت 2 لاکھ 57 ہزار 450 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا۔ یکم مئی سے 31 مئی 2026 کے دوران ناندیڑ رینج میں غیر قانونی کاروبار کے خلاف خصوصی مہم جاری ہے۔ اسی مہم کے 25 ویں دن پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل کی نگرانی میں قائم خصوصی ٹیم نے شیواجی نگر پولیس اسٹیشن حدود میں شیواجی مہاراج چوک سے دیانند کالج جانے والی سڑک کے کنارے مٹکا جوا کھیلنے اور کھلوانے والوں کے خلاف کارروائی کی۔ اس معاملے میں شیواجی نگر پولیس اسٹیشن میں مہاراشٹر جوا قانون کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس نے گزشتہ روز غیر قانونی گٹکھا فروخت کرنے والے 3 افراد کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 27 لاکھ 1 ہزار 250 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا۔ اسی طرح مٹکا جوا کھیلنے اور چلانے والے 11 افراد کے خلاف مہاراشٹر جوا قانون کے تحت 5 مقدمات درج کیے گئے اور ان سے 55 ہزار 620 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا۔ غیر قانونی شراب فروخت کرنے والے 16 افراد کے خلاف 16 مقدمات درج کرتے ہوئے 27 ہزار 620 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا۔ جبکہ غیر قانونی ریت نکاسی کرنے والوں کے خلاف 2 مقدمات درج کر کے 15 لاکھ 8 ہزار روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا۔ اس کے علاوہ غیر قانونی طور پر مویشیوں کی نقل وحمل کرنے والے 3 افراد کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 5 لاکھ 42 ہزار 400 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا۔ مزید برآں آرمس ایکٹ کے تحت 3 اور کوٹپا قانون کے تحت 6 کارروائیاں عمل میں لائی گئیں۔ مجموعی طور پر 38 کارروائیوں میں 59 افراد کے خلاف مقدمات درج کیے گئے اور 50 لاکھ 97 ہزار 110 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا۔ پولیس کی جانب سے شہریوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں جاری غیر قانونی کاروبار کی اطلاع "خبر" ہیلپ لائن نمبر 1001005091 پر فون یا واٹس ایپ کے ذریعے دیں۔ پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل شری شاہاجی اوماگ نے کہا کہ شہریوں کے تعاون سے غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف مہم مزید موثر بنائی جارہی ہے۔

قربانی کا اصل مقصد تقویٰ، اخلاص اور انسانیت کی خدمت ہے: ادریس نائیکواڑی

عیدالاضحیٰ ہمیں ایثار، بھائی چارگی اور غریبوں کی مدد کا درس دیتی ہے، عوام سے صفائی، نظم وضبط اور سرکاری ہدایات پر عمل کی اپیل

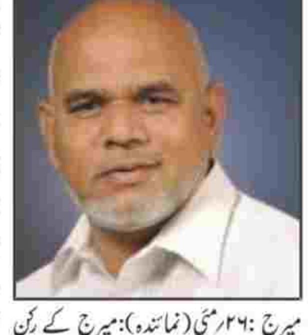

میرج :۲۶ مئی (نمائندہ): میرج کے رکن قانون ساز کونسل ادریس نائیکواڑی نے عیدالاضحیٰ کے موقع پر اپنے خصوصی تہنیتی وفکری پیغام میں کہا ہے کہ قربانی صرف ایک مذہبی رسم نہیں بلکہ یہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی عظیم قربانی، اطاعت اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہر شئے قربان کر دینے کے جذبے کی یادگار ہے۔ عید قرباں ہمیں اپنی خواہشات، انا، نفرت اور برائیوں کو ختم کر کے انسانیت، محبت اور ایثار کا راستہ اختیار کرنے کا درس دیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام نے قربانی کے ذریعے انسانوں کے درمیان مساوات، بھائی چارگی اور ہمدردی کا عملی پیغام دیا ہے۔ صاحب استطاعت افراد پر لازم ہے کہ وہ قربانی کی خوشیوں میں غریبوں، یتیموں، مزدوروں اور ضرورت مندوں کو بھی شریک کریں تاکہ سماج میں محبت اور اخوت کا ماحول قائم ہو سکے۔ ادریس نائیکواڑی نے کہا کہ آج کے مادی اور نفسانفسی کے دور میں قربانی کا اصل فلسفہ سمجھنے کی اشد ضرورت ہے۔ قربانی کا مقصد صرف جانور ذبح کرنا نہیں بلکہ اپنے اندر موجود غرور، حسد، لالچ، نفرت اور برے جذبات کو ختم کرنا بھی ہے۔ اگر انسان اپنے اخلاق وکردار کو بہتر بنائے اور دوسروں کے لیے آسانیاں پیدا کرے تو یہی حقیقی قربانی کا پیغام ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ عیدالاضحیٰ کا تہوار ہمیں صبر، قربانی، محبت، اتحاد اور انسانیت کی خدمت کی تعلیم دیتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اس مبارک موقع پر اپنے رشتہ داروں، پڑوسیوں اور ضرورت مند افراد کا خاص خیال رکھیں اور معاشرے میں بھائی چارگی اور ہم آہنگی کو فروغ دیں۔ ادریس نائیکواڑی نے عوام سے اپیل کی کہ عید کے موقع پر صفائی ستھرائی، نظم وضبط اور سرکاری اصول وہدایات کا مکمل خیال رکھا جائے تاکہ تہوار خوشگوار اور پرامن ماحول میں انجام پائے۔ انہوں نے کہا کہ مذہبی تہوار ہمیشہ امن، محبت اور باہمی احترام کے ساتھ منائے جانے چاہئیں کیونکہ یہی ہماری مشترکہ تہذیب اور سماجی اقدار کی اصل پہچان ہے۔ انہوں نے کہا کہ قربانی کا جذبہ انسان کو اللہ کے قریب کرتا ہے اور معاشرے میں ایک دوسرے کے دکھ درد بانٹنے کا حوصلہ عطا کرتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے بچوں کو بھی قربانی کی اصل روح اور اسلامی تعلیمات سے روشناس کرائیں تاکہ نئی نسل میں اخلاقی اور دینی شعور پیدا ہو۔ آخر میں ادریس نائیکواڑی نے تمام اہلِ اسلام اور اہلِ وطن کو عیدالاضحیٰ کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سب کی قربانیوں، عبادتوں اور دعاؤں کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور ملک میں امن، بھائی چارگی، خوشحالی اور محبت کا ماحول قائم رکھے۔

'بھارت مردم شماری ۲۰۲۷' کے کام میں عبدالرحیم سر کی سنہری کارکردگی، میونسپل کمشنر کے ہاتھوں خصوصی اعزاز!

اورنگ آباد: ۲۶ مئی (نمائندہ): بھارت مردم شماری ۲۰۲۷ (Bharat Census 2027) کے ابتدائی کاموں میں زون نمبر 03 کے انومریٹر (شماریات کار) شیخ عبد الرحیم سر نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پورے زون میں بازی مار لی ہے۔ انتظامیہ کی جانب سے سونپا گیا یہ قومی اہمیت کا حامل کام انتہائی وقت پر اور ۱۰۰٪ درستگی کے ساتھ مکمل کرنے والے وہ زون 03 کے پہلے انومریٹر بن گئے ہیں۔ ان کی اس شاندار اور مثالی کارکردگی کا اعتراف کرتے ہوئے انتظامیہ کی جانب سے انہیں عوامی طور پر اعزاز سے نوازا گیا۔ بروز ہفتہ، ۲۳ مئی ۲۰۲۶ کو یہاں کے مولانا آزاد ریسرچ سینٹر میں منعقدہ ایک خصوصی تقریب میں اورنگ آباد میونسپل کارپوریشن (منپا) کے معزز کمشنر امول یڈگے (IAS) کے مبارک ہاتھوں سے عبدالرحیم سر کو گلدستہ پیش کر کے عوامی طور پر ان کی عزت افزائی کی گئی۔ اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے کمشنر محترم امول یڈگے نے شیخ عبدالرحیم سر کے طریقۂ کار کی خصوصی تعریف کی۔ انہوں نے رحیم سر کی ستائش کرتے ہوئے کہا: "ایسے فرض شناس اور وفادار ملازمین کی وجہ سے ہی سرکاری مہمات انتہائی موثر اور کامیاب طریقے سے مکمل ہوتی ہیں۔" شہر کی مردم شماری شعبہ کی سربراہ نے بھی رحیم سر کی کوششوں کو سراہا: "عبد الرحیم سر نے جس مستعدی اور فرض شناسی کا مظاہرہ کیا ہے، وہ دیگر تمام ملازمین کے لیے انتہائی حوصلہ افزا ہے۔ زون 3 میں سب سے پہلے درست اور ۱۰۰٪ کام مکمل کر کے انہوں نے ایک نئی مثال قائم کی ہے۔" اپنی اس کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے شیخ عبد الرحیم سر نے کہا: "اس کام کو انجام دینے کے دوران مجھے میری سپروائزر شریمتی فصاحت افشاں میم کے ساتھ ساتھ فیلڈ ٹرینر جناب فیروز پٹھان سر اور جناب ندیم سر کا انتہائی قیمتی تعاون حاصل رہا۔ وقت بوقت ان کی طرف سے کی گئی بہترین رہنمائی کی وجہ سے ہی یہ کام مزید آسان ہو گیا۔ میں تہہ دل سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں!"

مویشی لے جارہے افراد کی بجرنگ دل کارکنان سے جھڑپ، ایک کی موت

ممبئی: ۲۶ مئی (ایجنسیز):۔ گاڑی میں مویشیوں کو لے جارہے افراد اور انہیں روکنے کی کوشش کرنے والے بجرنگ دل کارکنان کے درمیان جھڑپ میں کا واقعہ سامنے آیا ہے جس میں بجرنگ دل کے کارکن کی موت واقع ہوگئی ہے۔ مہلوک 'گئورکشک' کی شناخت گجانن ماروتی سوروشے (ساکن وڑد۔ موہانہ، تعلقہ مہاگاؤں) کے طور پر کی گئی ہے۔ یہ واقعہ سنیچر اور اتوار کی درمیانی رات کو پیش آیا۔ جبکہ اس معاملے میں پولیس نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے دو مشتبہ افراد کو حراست میں لیا ہے۔ موصولہ تفصیلات کے مطابق بجرنگ دل کارکنان کو اطلاع ملی تھی کہ ناگپور۔ تلجاپور قومی شاہراہ پر بولیرو پک اپ گاڑی میں ذبح کرنے کیلئے مویشیوں کو لے جایا جا رہا ہے۔ اس اطلاع کی بنیاد پر گجانن سوروشے اور اس کے دیگر تین بجرنگ دل کارکنان نے بیجورا ٹول پلازہ پر جال بچھایا اور جیسے ہی مویشیوں سے بھری گاڑی انہیں نظر آئی، گجانن نے اپنی کار سے اُن کا پیچھا شروع کر دیا۔ تاہم، مویشی لے جارہی گاڑی نے اپنا رخ عمرکھیڑ سے ۵ کلومیٹر دور سوکلی گاؤں کی طرف موڑ دیا۔ دعویٰ کیا جارہا ہے کہ اس راستے پر پہلے سے کچھ لوگ انتظار میں بیٹھے تھے جیسے ہی گجانن کی کار وہاں پہنچی اُسے گھیر کر روک لیا گیا۔ گجانن اور دیگر بجرنگ دل کارکنان کو گھسیٹ کر گاڑی سے باہر نکالا گیا اور پتھروں اور لکڑی کے ڈنڈوں سے مارا پیٹا گیا اور اس جھڑپ کے بعد ملزمین موقع سے فرار ہوگئے۔ اس دوران گاؤں والے شور سن کر وہاں پہنچے۔ کچھ دیر بعد زخمی حالت میں پڑے گجانن اس کے ساتھیوں کو اسپتال لے جایا گیا۔ تاہم شدید زخمی گجانن کی راستے میں ہی موت ہوگئی۔ پولیس دعویٰ کے مطابق اس واقعہ کی سی سی ٹی وی فوٹیج بھی سامنے آگئی ہے۔ واقعہ کے بعد علاقے میں فرقہ وارانہ کشیدگی اور غلط افواہوں کی روک تھام کیلئے پولیس نے میڈیا کو اس خبر سے دور رکھا۔ بتادیں کہ ایوت محل ضلع کا عمرکھیڑ تعلقہ فرقہ وارانہ کشیدگی کے لحاظ سے بہت حساس ہے اور عیدالاضحیٰ سے عین قبل اس واقع نے پولیس انتظامیہ کی نیند اڑا دی تھی۔ تاہم پولیس نے بروقت کارروائی کی اور فی الحال علاقے میں حالات معمول پر ہیں۔ اس معاملے میں متوفی کے بھائی دنیشور سوروشے کی شکایت پر شیخ سلطان (ساکن سوکلی) کو کلیدی ملزم گردانتے ہوئے اور دیگر کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۰۹(۱)، ۱۰۳(۱)، ۳(۵) کے تحت قتل کا مقدمہ درج کرلیا ہے۔

لاڈلی بہن اسکیم کی وجہ سے ترقیاتی کاموں میں رکاوٹ؟

ممبئی: ۲۶ مئی (ایجنسیز):۔ اپوزیشن لیڈران حکومت مہاراشٹر کی لاڈلی بہن اسکیم کے تعلق سے کئی بار الزام لگا چکے ہیں کہ اس کی وجہ سے حکومت کے خزانے پر بوجھ پڑ رہا ہے اور وہ ترقیاتی کام نہیں کر پارہی ہے۔ اب خود بی جے پی کے رکن پارلیمان ادین راجے بھوسلے نے بھی کھلے عام کہا ہے کہ لاڈلی بہن اسکیم کی وجہ سے ترقیاتی کاموں کیلئے فنڈ نہیں مل رہا ہے۔ چھترپتی شیواجی کے گھرانے سے تعلق رکھنے والے بی جے پی رکن پارلیمان اُدین راجے بھوسلے نے ستارا میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا ہے کہ لاڈلی بہن اسکیم کی وجہ سے دیگر کاموں کیلئے فنڈ نہیں دیا جا رہا ہے۔ ان کے اس بیان سے سیاسی حلقوں میں ہلچل مچ گئی ہے۔ واضح رہے کہ اتوار کے روز ستارا میونسپل کونسل کے کونسلروں کی ایک میٹنگ بلائی گئی تھی جس میں رکے ہوئے ترقیاتی کاموں کے تعلق سے گفتگو کی گئی۔ اس میٹنگ کے بعد اُدین راجے بھوسلے نے میڈیا سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا "حکومت نے جو لاڈلی بہن اسکیم جاری کی ہے اس نے خزانے پر کافی بوجھ ڈالا ہے۔ دیگر سرکاری کاموں کیلئے اتنا فنڈ نہیں مل رہا ہے جتنا ملنا چاہئے۔ یہ میٹنگ اسی بات پر غور وخوض کیلئے منعقد کی گئی تھی کہ اس مسئلے کا حل کیسے نکالا جائے؟" یاد رہے کہ اس میٹنگ میں ریاستی وزیر برائے پی ڈبلیو ڈی شیویندر راجے بھوسلے بھی موجود تھے جو خود بھی چھترپتی شیواجی کے گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ کہا جارہا ہے کہ کچھ دنوں سے ادین راجے بھوسلے اور شیویندر راجے بھوسلے کے حامی کونسلروں کے درمیان چپقلش جاری تھی اور یوں لگ رہا تھا کہ شاہی گھرانے سے تعلق رکھنے والے یہ دونوں لیڈران باہمی رسہ کشی میں مصروف ہیں لیکن اس میٹنگ کو منعقد کر کے دونوں نے اس تنازع کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ میٹنگ میں میونسپل افسران بھی موجود تھے۔ دونوں لیڈران نے ان کونسلروں کے کان بھی کھینچے جو آپسی چپقلش کے سبب میونسپلٹی کے کاموں میں رکاوٹ ڈال رہے تھے۔ ساتھ ہی میونسپل افسران کے ساتھ رکے ہوئے کاموں کو پورا کرنے کے تعلق سے غور وخوض بھی کیا گیا لیکن میٹنگ کے بعد ادین راجے بھوسلے کے دیئے گئے بیان سے سیاسی حلقوں میں کھلبلی مچ گئی۔ یاد رہے کہ اس سے قبل مہایوتی میں شامل شیوسینا (شندے) سے تعلق رکھنے والے وزیر سنجے شرسات نے بھی یہ الزام لگایا تھا کہ حکومت محکمہ سماجی انصاف کا فنڈ لاڈلی بہن اسکیم میں خرچ کررہی ہے۔ بعد میں اس معاملے پر پردہ ڈال دیا گیا تھا۔ ادین راجے نے وارننگ دی ہے کہ بلدیہ کے کاموں میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ چونکہ پہلی بار منتخب ہونے والے کونسلروں کو انتظامی کاموں کا کم تجربہ ہے اس لئے بلدیہ کے سی ای او کو ان کی صحیح رہنمائی کرنی چاہئے۔ ادین راجے نے یہ نہیں بتایا کہ فنڈ کی کمی کے سبب جو کام ادھورے پڑے ہیں یا شروع نہیں ہو پارہے ہیں، انہیں پورا کرنے کیلئے کون راستہ نکالا گیا ہے۔ یاد رہے کہ راج ٹھاکرے سے لے کر سپریہ سلے تک اور وجے وڈیٹیوار سے لے کر سنجے راوت تک اپوزیشن کے تقریباً تمام لیڈران لاڈلی بہن اسکیم پر سوال اٹھا چکے ہیں۔ بی جے پی کے گنیش نائیک نے بھی ایک مرتبہ کاموں میں رکاوٹ کیلئے لاڈلی بہن اسکیم کو ذمہ دار ٹھہرایا تھا۔

ناندیڑ واگھالا شہر میونسپل کارپوریشن، ناندیڑ

بقر عید-2026 کے موقع پر اجازت دیئے گئے عارضی مذبح خانوں کی فہرست

سلسلہ نمبر	عارضی مذبح خانوں کے نام، پتہ اور موبائل نمبر
1	جماعت اسلامی ہند، پیر برہان نگر، ناندیڑ (موبائل نمبر 8888970382)
2	مسجد خواجگان نظام کالونی، ناندیڑ (موبائل نمبر 9767455007)
3	درگاہ شاہ رحمٰن ومسجد دولہے شاہ رحمٰن نگر کھڑکپورہ، ناندیڑ (موبائل نمبر 9028464111/ 9890738633)
4	بابو سیٹھ کمپاؤنڈ، ریلوے اسٹیشن روڈ، ناندیڑ (موبائل نمبر 9893028911-9823297865)
5	درگاہ حضرت میراں مکھاشاہ ولی، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ، ناندیڑ (موبائل نمبر 9834271722)
6	دارالعلوم غریب نواز، رضا چوک سائی نگر، ناندیڑ (موبائل نمبر 9028903300)
7	میونسپل کارپوریشن کا مستقل مذبح خانہ (سلاٹر ہاؤس)، شانتی نگر اتوارہ، ناندیڑ
8	جماعت اسلامی ہند گاڑے گاؤں روڈ اقبال نگر ناندیڑ (موبائل نمبر 8888970382)
9	جماعت اسلامی ہند خان فنکشن ہال، بلال نگر، ناندیڑ (موبائل نمبر 8888970382)

اصول وشرائط

1۔ بقر عید مورخہ 28 مئی 2026 کو ہے۔ اس موقع پر تین دنوں مورخہ 28-5-2026 تا 30-5-2026 تک عارضی مذبح خانوں کے لئے اجازت رہے گی۔
2۔ ممبئی صوبہ میونسپل کارپوریشن آرڈیننس 1949 کی دفع 331(1)(2) و (378-1)(c)(4) کے مطابق اور ریاست میں 4 مارچ 2015 سے مہاراشٹر تحفظ مویشیان (ترمیمی) قانون 1995 لاگو ہے۔ اس ترمیمی آرڈیننس کے مطابق گائے، بچھڑا یا بیل کو ذبح کرنے پر پابندی عائد ہے۔
3۔ نامزد کردہ اہل افسر کی جانب سے تصدیق کردہ جانوروں کے علاوہ کسی دیگر جانور کی قربانی نہ کی جائے۔
4۔ جانوروں کی قربانی کھلے مقام پر نہ کریں۔ مذبح خانہ چاروں بازوؤں سے بند ہونا چاہئے۔ یا اس احاطے میں آنے اور جانے والے افراد کو قربانی دکھائی نہ دے۔ اس کا خیال رکھا جائے۔
5۔ قربانی کے بعد جانوروں کا گوشت، چمڑا باردانہ یا تھیلے سے ڈھانپ کر لے جایا جائے۔ قربانی ہونے کے بعد موجود رہنے والے آلائش کو باردانہ یا تھیلے میں ڈال کر میونسپل کارپوریشن کے نامزد کردہ صفائی ملازمین کے سپرد کیا جائے۔
6۔ اس طرح عارضی مذبح خانوں کے ٹھکانوں پر گہرا گڑھا کر کے اس میں خون اور غلیظ پانی چھوڑا جائے۔ اس کے نالیوں میں نہ بہنے پائے اس کا پوری طرح سے خیال رکھا جائے۔

ڈپٹی کمشنر
ناندیڑ۔واگھالا شہر میونسپل کارپوریشن، ناندیڑ

ضرورت معلمات

لڑکیوں کے معروف دینی تعلیمی ادارہ

جامعۃ الصالحات اردھاپور

کے لیے درج ذیل معلمات واسٹاف کی ضرورت ہے

نمبر	عہدہ	اہلیت	مشاہیرہ	تعداد
۱	معلمہ	عالمیت	4سے8ہزار	۳
۲	عصری علوم کے لیے معلمہ	بی اے	4سے8ہزار	۱
۳	کلرک	گریجویٹ	3سے5ہزار	۱
۴	خادمہ	-	2سے4ہزار	۱

9860413977
8669052522

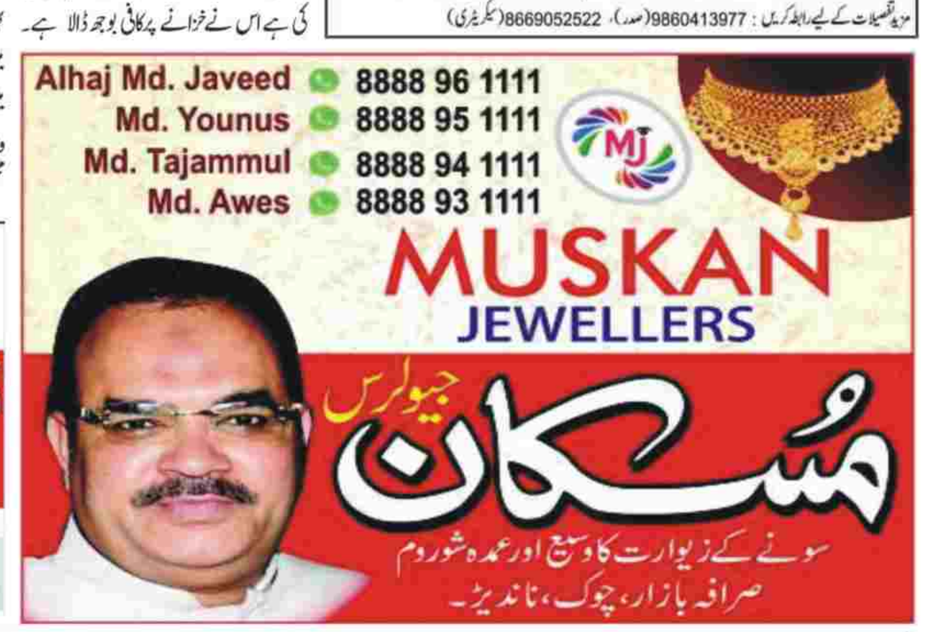

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 4-6-229 بڑی درگاہ گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony , Mal Tekdi Road,NANDED
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔